بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جون ۱۹۶۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

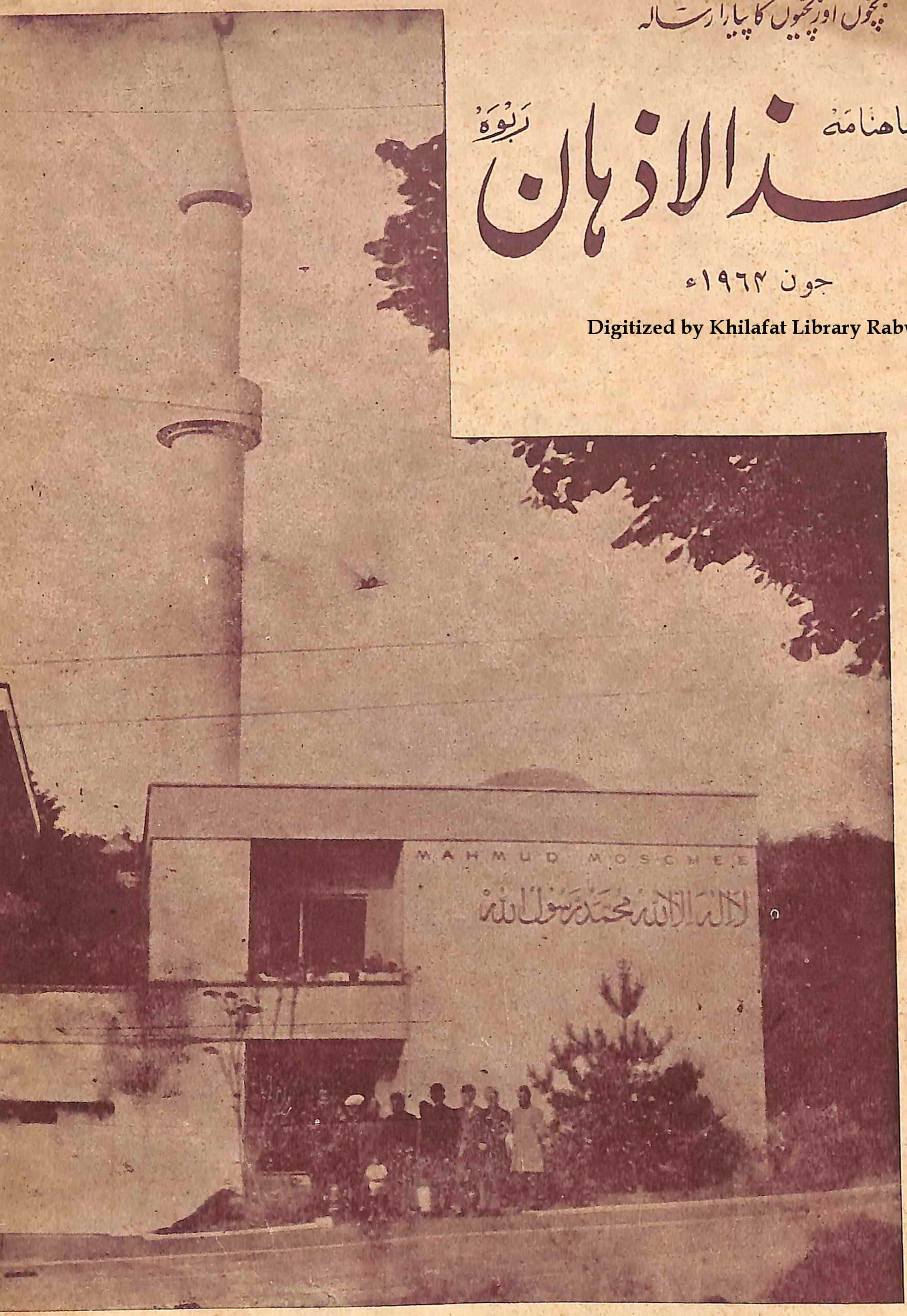

مسجد احمدیہ سوئٹزر لینڈ

REGI[illegible] No. 7128

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ساتواں سال | جون سنہ ۱۹۶۲ء | تیرہوں پرچہ

اس شمارہ میں ★

- بچّوں کی محفل
- ہمارا فرض ہے کرنا دعا کا (نظم)
- اللہ اور رسولؐ کی باتیں
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ
- کامیاب زندگی کا گُر
- وطن کا سپاہی (نظم)
- السلام علیکم کی برکت
- تیرے حضور مولیٰ میری یہ اک دعا ہے (نظم)
- دواؤں سے بچو
- لطائف ——— اور
- دنیائے احمدیت کی خبروں کے علاوہ

بھائی جان کی ڈاک ● محفل تشحیذ ● قلمی دوستی ۔ اور بچّوں کے لئے مفید مضامین

ایڈیٹر :- شیخ خورشید احمد

اسسٹنٹ ایڈیٹر :- محمد اسلم قریشی شاہد

ٹیلیفون :- ۴۸

طابع و ناشر :- سیّد عبد الباسط

مطبوعہ :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان

دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۔ ۱۲۸

خوشنویس :- حمید الدین

بچّوں کی محفل

پیارے بچّو! پچھلی دفعہ ہم آپ کے سامنے "ربوہ کا منظر" لے کر حاضر ہوئے تھے اور اب کے ہم آخری صفحے پہ ایک بہت ہی نایاب اور خوبصورت تصویر پیش کر رہے ہیں امید ہے آپ کو پسند آئیگی۔ اور یہ ہے تین لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونیوالی صوئٹزرلینڈ کے شہر زیورچ کی مسجد ——

بچّوں نے یہ خوشخبری سُن لی ہوگی کہ اگر تشحیذ کے تین سو نئے خریدار بن جائیں تو رسالے کے صفحات میں اضافہ کر دیا جائے گا اور پھر ۴۸ صفحات پر مشتمل تشحیذ الاذہان اپنی ظاہری و باطنی خوبصورتی سے آپکی خوشیوں کو دوبالا کرنے کا موجب ہوگا —— کیا ہم امید رکھیں کہ ہمارے نئے خریدار اس مہم میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے؟

۲۲۔ مئی اطفال کیلئے نہایت اہم دن تھا کیونکہ اس روز تمام اطفال کے امتحانات ستارۂ اطفال، ہلالِ اطفال اور قمرِ اطفال منعقد ہوئے تھے۔ ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ تمام اطفال نے بڑے جذبے اور شوق سے ان امتحانات میں حصہ لیا ہے جس کیلئے اطفال مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو بچے اس موقعہ پر امتحان میں شریک نہ ہو سکے ہوں انہیں ستمبر کے امتحان کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے —— ہم نے اپنے بعض مستقل کالموں کے نام بدل دیئے ہیں امید ہے نئے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا فرض ہے کرنا دعا کا

ہمارا فرض ہے کرنا دعا کا
اگر مانے۔ کرم اُس کا ہے۔ ورنہ
خدا ہے غیب داں۔ اور جانتا ہے
دعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور
مگر مل جائے جو مانگا ہے تُو نے
کبھی ملتا ہے دنیا میں جو مانگو
کبھی کوئی مصیبت دُور ہو کر
قبولیّت کے قصّے کیا سُناؤں
خدا سے مانگ لائی ایک محمودؓ
نشاں جتنے دکھائے اس نے ہم کو
خداوندا! مری بھی اِک دعا ہے
رضا تیری ہمیں حاصل ہو دائم

پھر آگے چاہے وہ مانے نہ مانے
وہ جانے اور اُس کا کام جانے
کہ کیا ہیں نعمتیں۔ کیا تازیانے
یہ فرمایا حضورِ مصطفےٰؐ نے
نہیں ٹھیکہ لیا اِس کا خدا نے
کبھی عقبیٰ کے کُھلتے ہیں خزانے
بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے
دکھائے تھے ہمیں جو میرزا نے
کیا یہ کام احمدؑ کی دُعا نے
وہ اکثر تھے دُعا کے شاخسانے
کہ جس کو مانگتے گذرے زمانے
رضا ہی کے تو ہیں سب کارخانے

حیاتِ طیّبہ دونوں جہاں میں
خدا خوش ہو۔ موافق ہوں زمانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی باتیں

خدائے واحد

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

(ترجمہ) تمہارا معبود صرف خدائے واحد ہے

(تشریح) وہ خدا جس نے زمین و آسمان اور تمام دنیا کو بنایا اور ہر چیز کو تمہاری خدمت میں لگایا، وہی تمہارا خالق اور مالک اور معبود ہے۔ اس کے سوا آسمان و زمین میں کوئی خدا نہیں۔ یہ پیر، یہ غوث یہ قطب۔ یہ مزار اور یہ قبریں اور ان میں سونے والے بزرگ۔ یہ مٹی۔ پتھر اور سونے کے بُت۔ ان میں سے کوئی بھی خدا نہیں۔

توحیدِ الٰہی یعنی خدا کو ایک جاننا اسلام کا سب سے بڑا رُکن ہے۔ سچّی توحید یہ ہے کہ خدا سے زیادہ کسی سے محبت نہ کی جائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی پروا نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ اگر اپنا دل کچھ کہے اور خدا کچھ اور فرمائے تو خدا کے حکم کو ماننا چاہیئے خدا کے سارے حکم قرآن شریف میں لکھے ہوئے ہیں +

+ حکم کے صریح خلاف ہے تو پھر جہاں تک اس حکم کا تعلق ہے اس کی اطاعت نہ کرو۔ (چالیس جواہر پارے)

رسول اللہ کی باتیں

اطاعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ۔ (بخاری)

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا نہ لگے۔ سوائے اسکے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور رسولؐ کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

(تشریح) یہ حدیث اسلامی معیارِ اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے۔ اسلامی ضابطۂ اطاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

- (۱) ہر امر میں اپنے افسر کے حکم کی اطاعت کرو خواہ اس کا کوئی حکم تمہیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔
- (۲) اپنے افسر کی طرف شوق کے ساتھ کان لگائے رکھو تاکہ اس کا کوئی حکم تمہاری تعمیل سے باہر نہ رہ جائے۔
- (۳) لیکن اگر تمہارا افسر کسی ایسی بات کا حکم دے جو خدا اور اس کے رسولؐ یا کسی بالا افسر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے مولا کو ناراض مت کرو

"اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکی۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اسکے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۹۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب زندگی کا گر

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک نصیحت

(محمد خضر شہباز کراچی)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کراچی میں یوم والدین کے موقع پر جبکہ بچے اور ان کے والدین بھی احمدیہ ہال میں موجود تھے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثر لوگ مجھے آکر پوچھتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی کو کیسے کامیاب بنایا میں ان کو جواب دیا کرتا ہوں کہ کامیاب زندگی تو وہی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیاب ہو لیکن بہرحال اگر آپ کے نزدیک میری زندگی کامیاب ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی کو والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی سچے دل سے عزت اور فرمانبرداری کرنے اور اپنے کام کو نہایت محنت اور توجہ سے کرنے سے کامیاب بنایا ہے۔ آپ نے اطاعتِ والدین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری عمر ابھی کوئی گیارہ سال کی تھی کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ میری آنکھیں سخت خراب ہو گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری آنکھوں کے اندر بال اُگ آئے جو کہ مجھے بہت تکلیف دیتے تھے۔ اتفاق سے انہی دنوں سیالکوٹ سے ایک حکیم صاحب تشریف لائے انہوں نے علاج شروع کر دیا جس سے آنکھیں تو ٹھیک ہو گئیں مگر بال بدستور قائم رہے۔ والد صاحب کو قادیان جانا پڑ گیا وہ جاتے ہوئے مجھے فرما گئے کہ حکیم صاحب جیسا کہیں ویسا ہی کرنا۔ والد صاحب کے جانے کے بعد حکیم صاحب کہنے لگے کہ تمہاری آنکھوں کا اپریشن ہو گا۔ چونکہ والد صاحب فرما گئے تھے کہ حکیم صاحب جیسا کہیں ویسا کرنا لہذا میں نے رضامندی ظاہر کر دی۔ اپریشن روم ہمارا اصطبل تھا جہاں گوبر وغیرہ پڑا ہوتا تھا اور اوزار جن سے میری آنکھوں کا اپریشن ہوا سبھی کے سبھی زنگ آلود تھے۔ خیر اپریشن ہوا اور اس کی مجھے بیحد تکلیف ہوئی والدہ صاحبہ کو اپریشن سے قبل میں نے اس لئے نہ بتایا کہ کہیں وہ روک نہ دیں اس طرح والد صاحب کے حکم کی تکمیل نہ ہو سکے گی۔ باوجودیکہ مجھے بیحد تکلیف ہوئی لیکن پھر بھی والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں میں اگلے دن پھر دوسری آنکھ کے اپریشن کے لئے تیار ہو گیا۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر میں اس وقت اپنے والد صاحب کا کہا نہ مانتا تو شاید آج میں اپنی بینائی کھو چکا ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اطاعتِ والدین کا نتیجہ ہے کہ میری آنکھوں کی بینائی خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک ٹھیک ہے۔

میرے عزیز بھائیو! آؤ آج ہم بھی یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنا ہر کام توجہ سے کریں گے اور والدین۔ اساتذہ اور بزرگوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مریم محمودہ۔ ہفتم اے
جھنگ مگھیانہ

وطن کا سپاہی

ترقی کی راہیں دکھاتا چلوں گا
قدم آگے آگے بڑھاتا چلوں گا
مَیں توحید کے گیت گاتا چلوں گا
بنوں گا وطن کا سپاہی بنوں گا

(۱)

وطن کی حفاظت میرا کام پیارے
کوئی جیت جائے کوئی اس میں ہارے
بچھادوں گا لیکن مَیں اِس راہ میں ۔ ۔
بنوں گا وطن کا سپاہی بنوں گا

(۲)

وطن آن میری وطن شان میری
مَیں فخرِ وطن ہوں وطن جان میری
جواہر سے بھرپور ہے کان میری
بنوں گا وطن کا سپاہی بنوں گا

(۳)

یہ پرچم ہلالی اُٹھا کر چلوں گا
قدم سے قدم مَیں ملا کر چلوں گا
ترانہ وطن کا مَیں گا کر چلوں گا
بنوں گا وطن کا سپاہی بنوں گا

(۴)

خلافت کی برکات

ملک مبارک احمد سیف متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ :- یہ وہ تقریر ہے جو مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب پر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے تقریری مقابلہ میں دوم رہی تھی۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکّننّھم دینھم الّذی ارتضٰی لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم اَمنًا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

(سورۃ نور رکوع ۱۰)

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور مناسب حال عمل کئے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کے درمیان خلافت کا سلسلہ اسی طرح قائم رکھے گا جس طرح اس نے اسلام سے پہلے قائم رکھا اور ان کے لئے ان کا دین جس کو وہ پسند کرتا ہے مضبوط کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جس نے اس کے بعد انکار کیا تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اس آیت میں جو کہ آیت استخلاف کہلاتی ہے اللہ تعالیٰ نے برکاتِ خلافت کا ذکر فرمایا ہے کہ خلافت کی سب سے پہلی برکت یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نیابت عطا ہوتی ہے دوسرے دین کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے اس کی برکت سے مومنوں کا خوف امن سے بدل دیتا ہے اور چوتھے خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ مومنوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ نہ صرف اللہ تعالیٰ نے ہی خلافت کے قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ آنحضرتؐ نے بھی فرما دیا ہے :-

تکون النبوّۃ فیکم ما شاء اللہ
.... ثمّ تکون الخلافۃ فیکم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماشاء اللہ ۔۔۔ ثمّ تکون ملکاً
عاضًا فتکون ماشاء اللہ۔ ثمّ
تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ
(مشکوٰۃ ابواب الفتن)

فرمایا:۔ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر تم میں خلافت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا۔ پھر ظالم بادشاہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ رونما ہوگی۔

اس میں اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں پھر اسی طرح خلافت قائم ہوگی جس طرح آنحضرت صلعم کے بعد خلافتِ راشدہ قائم ہوئی تھی۔

خلافت کا نظام ایک بہت ہی مبارک نظام ہے جس کے ذریعہ آفتابِ نبوّت کے ظاہری غروب کے بعد اللہ تعالیٰ ماہتاب نبوت کے طلوع کا انتظام فرماتا ہے خلافت کے قیام کے بعد جو شخص جماعت سے کٹتا اور اسکے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے۔ وہ اس حدیث کا مصداق ہے من شَذَّ شُذَّ فی النار۔

خلافت کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور مرکزیّت کے علاوہ نبوت کا نور جماعت کے سر پر جلوہ افروز رہتا ہے۔ اور یہ بہت بڑی نعمت اور برکت ہے۔

خلافت میں بہت سی برکات ہیں جن کو کئی بزرگ ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان کے وقت جب خلافت کے متعلق بغاوت پھیلی تو حضرت حنظلہ کاتب وحی نے اسکے متعلق اس وقت بایں الفاظ ذکر فرمایا۔

عجبت لما یخوض الناس فیہ
یروصون الخلافۃ أن تزول
ولو زالت لزال الخیر عنہم
ولاقوا بعدہا ذلّا ذلیلا
وکانوا کالیھود أو النصاریٰ
سواءً کلّھم ضلّوا السبیلا

فرماتے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ لوگ کن باتوں میں اُلجھ رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خلافت زائل ہو جائے اگر خلافت زائل ہوگئی تو یہ لوگ ہر قسم کی برکت سے محروم ہو جائیں گے اور بعد ازاں انتہائی طور پر ذلیل ہو جائیں گے پھر وہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے اور راہِ حق سے بھٹکنے میں سب برابر ہوں گے۔

(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۴)

اس سے خلافت کی برکات واضح ہو جاتی ہیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں جب تک مسلمانوں میں خلافت قائم رہی وہ ترقی کرتے چلے گئے۔ جب آنحضرتؐ کی وفات پر اسلام کے وجود کو سخت خطرہ پیدا ہوگیا تھا لیکن خلافت کی برکت سے مومنوں کا خوف امن سے بدل گیا اور مسلمانوں کا شیرازہ مجتمع ہوگیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کی گرتی ہوئی عمارت کو خلافت کی ہی برکت سے سنبھال لیا۔

اور خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمانوں کو کبھی وہ عروج اور تمکنت میسر نہیں آئی جو خلافت کی بدولت انہیں حاصل تھی۔ چودہ سو سال تک یہی حالت رہی اور مسلمان کمزور سے کمزور تر ہوتے چلے گئے۔ آخر پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اپنے وعدے کے عین موافق حضرت مسیح پاک کو بھیجا۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح پاک کے وصال کے بعد جب جماعت میں انتشار اور پریشانی کی حالت طاری ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم کرکے جماعتِ احمدیہ کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس طرح جماعت کا شیرازہ بکھرنے سے محفوظ رہا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات پر جماعت پر ابتلا آیا۔ جماعت کے بڑے بڑے لوگ نظامِ خلافت سے سرگردانی پر تیار ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اپنے وعدے کے موافق جماعت کا شیرازہ مجتمع رکھا اور جماعت کے بڑے حصّے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی توفیق بخشی۔ اس وقت لوگ کہتے تھے کہ جماعت کے صرف پانچ افراد خلافت کے حق میں ہیں اور باقی ۹۵ بز انجمن کے حق میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کرکے ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کرکے جماعت کو مضبوط بنایا کہ خلیفہ کی طرف ۹۵ بز اور انجمن کی طرف صرف ۵ بز باقی رہ گئے۔ وہ کیوں۔ انہوں نے کیوں نہیں ترقی کی۔ یہ صرف خلافت ہی کی برکات ہیں کہ دین ایسا مضبوط ہو گیا ہے کہ جس کی جڑیں پاتال میں اس کی شاخیں ثریا کو پہنچتی ہیں۔ مخالفت کی تیز آندھیاں چلیں اور دشمنوں نے جماعت کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن محض خلافت کی برکات ان کی ہر کوشش ناکام رہی اور خلافت نے اور ترقی کی تو جماعت کا خوف امن سے بدلتا رہا۔ اور اس کی مضبوطی دنیا میں قائم ہوتی رہی۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو بیرونی دنیا میں کوئی مشن قائم نہ تھا۔ کوئی مبلّغ نہ تھا۔ کسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ نہ ہوا تھا۔ لیکن اب کئی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں مبلّغین ہیں۔ اور کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اور الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا پورا ہوا یہ انقلاب کیوں رونما ہوا یہ خلافت کی ہی برکت ہے۔ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کئی اسلامی سلطنتیں موجود ہیں روپے کی ان کے پاس کمی نہیں۔ مگر باوجود ان چیزوں کے جو کام مرزا محمود احمد نے کرکے دکھایا دنیا کی کوئی حکومت کوئی سلطنت۔ کوئی قوم اس کام کو نہیں کر سکی۔ یہ کس وجہ سے ہے۔ خلافت کی برکت سے کہ جس نے دین کو مضبوط بنا دیا ہے۔ لوگ کہتے تھے کہ عیسائیت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ تو نصف النہار میں آکر غروب ہو گیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

آؤ بھائیو! ہم سب مل کر نئے سرے سے عہد کریں کہ خلافت کی برکات سے ہمیشہ مستفیض ہونے کی کوشش کریں گے اور جو اس کو مٹانے کی کوشش کریگا۔ ہم دل و جان سے اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

ربّ العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السلام علیکم کی برکات

۱۹۲۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغی کتاب تحفہ پرنس آف ویلز تصنیف فرمائی اس کا مسوّدہ رات کے بارہ بجے ختم فرمایا۔ ان دنوں قادیان ریل نہیں جاتی تھی اس لئے حضور نے مجھے اور محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو حکم دیا کہ ہم رات ہی کو ۱۲ بجے بٹالہ روانہ ہو کر صبح کی گاڑی سے سوار ہو کر لاہور میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمت میں ترجمہ کے لئے پہنچا دیں رات کو جب ہم اس مسوّدہ کو لے کر قادیان اور بٹالہ کے درمیانی راستہ میں تکیہ سادھواں والا کے قریب پہنچے تو ہمیں ۱۸ ڈاکوؤں نے گھیر لیا پہلے ان ڈاکوؤں میں سے تین ایک ایک میل کے فاصلہ پر ہمیں ملے اور قادیان کی طرف چلے گئے۔ میں ہر ایک ڈاکو کو السلام علیکم کہتا گیا اور وہ جواب دے کر گزر گئے۔ باقی ڈاکو اکٹھے ملے۔ ایک ڈاکو نے سڑک کے درمیان آکر ہم سے سوال کیا کہ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اس نے جواب نہ دیا۔ وہ کوئی مزید سوال کرنے کو ہی تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ ان کو جانے دو۔

گویا السلام علیکم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا۔ اس کے کئی سال بعد ۱۹۳۴ء میں جب میں سینٹرل جیل میں ڈاکٹر تھا تو ایک سکھ ملا۔ وہ جب اپنی داڑھی کھولتا تھا تو اتنی لمبی ہوتی تھی کہ زمین پر لگتی تھی۔ جب وہ مجھے اپنی داڑھی کھول کر دکھا رہا تھا تو اسنے مندرجہ بالا واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان ڈاکوؤں میں میں بھی شامل تھا جب رات کے وقت دو نوجوان قادیان کے ہم کو ملے تو وہ السلام علیکم کہتے جاتے تھے۔ ہم نے خیال کیا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور ہم نے ان کو جانے دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ان میں سے ایک میں تھا اور اس وقت ہمارے پاس ۲۰۰ روپیہ نقد اور کچھ نئے پارچات وغیرہ بھی تھے۔ وہ بہت حیران ہوا۔

السلام علیکم

واقعی ایک ایسی دعا ہے کہ وہ فوراً اسی وقت قبول ہو گئی۔ میں اس پر شروع ہی سے کاربند رہا ہوں کہ ہر ایک ملنے والے کو پہلے السلام علیکم کہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ہمارے بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بھی ہمیشہ

السلام علیکم

کہنے میں سبقت لے جاتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے احمدیت سے کیوں محبت ہے

تحریری مقابلہ

اس دفعہ نسبتاً کم مضامین موصول ہوئے ہیں حالانکہ ہمیں امید تھی کہ بچے کثرت سے اس موضوع پر ۔۔۔ اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

بہرحال جو مضامین موصول ہوئے ان میں سے مندرجہ ذیل دو بچوں کے مضمون اوّل اور دوم آئے ہیں۔

اوّل = معین الدین عباسی کراچی

دوم = سیّد ساجد احمد حافظ آباد

یہ دونوں مضمون درج ذیل کئے جاتے ہیں :۔ اگلے ماہ کے لئے یہ موضوع مقرر کیا جاتا ہے کہ :۔

"میں موسمِ گرما کی تعطیلات کیسے گزاروں گا؟"

۲۸ جون تک جو مضامین موصول ہوں گے وہ مقابلے میں شامل کئے جائیں گے۔

---

(۱)

کسی چیز سے محبت کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں (۱) حسن (۲) احسان۔ ان دونوں وجوہ سے ہی مجھے احمدیت سے محبت ہے۔ احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ جس میں بے شمار خوبیاں ہیں۔ نورِ نبوت کے زمانہ سے بُعد کے باعث اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر پردہ پڑ گیا تھا۔ یہ پردہ لوگوں کے اپنے مفروضہ اور باطل عقائد اور اعمال نے ڈال دیا تھا جس سے اسلام کے حسن و جمال پوشیدہ ہو گئے اور غیروں کی زبانِ طعن دراز ہو گئی۔ احمدیت نے وہ حقیقی تعلیم پیش کی جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل پیش فرمائی تھی۔

آیئے ہم اسلام کے وہ سچے عقائد معلوم کریں جن پر لوگوں نے گرد و غبار ڈال کر اس کے حسین چہرہ کو چھپا دیا تھا اور احمدیت نے اس کے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک کر کے اس کو اصلی رنگ و روپ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اب انسان خدا تعالیٰ ... سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔ خدا سے ہمکلام نہ ہونے کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں یا تو وہ خدا جسے خالق اور مالک مانا جاتا ہے اب زندہ نہیں ہے کہ لوگوں کی پکار کا جواب نہیں دیتا یا پھر وہ ناراض ہے جو ہم سے باتیں نہیں کرتا۔ پہلی بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ خدا حیی اور قیوم مانا جاتا ہے۔ دوسری بات درست ہو سکتی ہے کہ وہ مسلمان جنہوں نے خدا کے دین کو چھوڑ دیا ہے خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان سے ناراض ہے۔ ان سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ تعجب کی بات ہے کہ پہلے زمانہ میں تو وہ عورتوں اور شہد کی مکھیوں پر بھی اپنی وحی نازل فرماتا تھا اور اب وہ چپ ہو گیا ہے کیا امتِ محمدیہ کے مرد بنی اسرائیل کی عورتوں اور مکھیوں سے بھی گئے گزرے ہوئے ہیں کہ ان سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ احمدیت نے اس زمانہ میں خدا سے ہمکلام ہونے کے ثبوت مہیا کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے فرمایا "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" آج یہ نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یہ الہام پورا ہو رہا ہے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گوہرِ وحی خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عز و افتخار
گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تحریکوں سے سُنتا ہے بشر گفتارِ یار

۲۔ دوسرا غلط عقیدہ یہ بنا لیا گیا ہے کہ اب کوئی شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضِ پیروی اور اطاعت سے روحانیت کے ... اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ پہلی قوموں کے انبیاء کے فیض اور پیروی سے صالح۔ صدیق اور شہید کے مدارج ملتے تھے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے بھی یہی مدارج ملتے ہیں اور ان سے کوئی ارفع و اعلیٰ درجہ نہیں مل سکتا تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء پر کیا فضیلت! اور امتِ محمدیہ دوسری امتوں سے افضل اور خیر امم کیسے ہو سکتی ہے۔ قرآن تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی سے نبوت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا سکتا ہے من یطع اللہ والرسول ... من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا سچ فرمایا ہے ؎

نعمتیں وہ دیں مرے مولا نے اپنے فضل سے
جن سے ہیں معنیٔ اتممت علیکم آشکار
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۳۔ تیسرا غلط عقیدہ یہ بنا لیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اب تک آسمان پر جسم خاکی کے ساتھ زندہ ہیں اور امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ لاوارث تھے۔ کہ دوسرے سلسلہ کا نبی امتِ محمدیہ کی اصلاح کا کام سنبھالے گا۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی البتہ قابل انسان پیدا نہیں ہو سکتا جو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امّت کی اصلاح اور تجدید دین کا کام سنبھال سکے۔ قرآن کی متعدد آیات سے تو وفاتِ مسیح ثابت ہے پھر انہیں کس طرح زندہ آسمان پر اسی جسمِ خاکی کے ساتھ مانا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی غیرت کو کیسے پیارے الفاظ میں جوش دلایا ہے کہ ؎

غیرت کی جا ہے عیسٰے زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا
سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

۴۔ قرآنِ مجید میں تمام انبیاء پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور یہ بھی فرمایا ہے سب قوموں میں ہم نے ہادی بھیجے مگر بہت سے مسلمان بھائی ہندوؤں۔ بدھوں اور پارسیوں کے ہادیوں کو خدا کا فرستادہ تسلیم نہیں کرتے ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں آئے اور قرآنِ مجید میں صرف چند انبیاء کا تذکرہ ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ ہندوؤں، بدھوں اور پارسیوں کی اتنی بڑی قوموں کو ہادی سے محروم کیا گیا ہو۔ لہذا ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ان قوموں کے رہنما اور پیشوا خدا کے فرستادہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ کرشن جی خدا کے نبی تھے۔

کان فی الھند نبیٌ اسود لون و
اسمہٗ کاھن (حدیث)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ احسان ہے کہ کہ آپ نے ہمیں ایسی سچی تعلیم سے روشناس کرایا جس سے ہم غیروں کے انبیاء کا احترام کرتے ہوئے اُن کو اپنے قریب لا سکتے ہیں۔

بطور نمونہ یہ چند امور پیش ہیں جن پر گرد و غبار ڈال کر سچی تعلیم چھپا کر اس کے حسن کو پوشیدہ کر دیا تھا۔ اب احمدیت کی بادِ صبا نے سچی تعلیم کے چہرہ سے خس و خاشاک کو دور کر کے اس کے حقیقی حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ ہمیں احمدیت سے اس لئے محبت ہے کہ اُس نے ہمیں سچے عقائد سے روشناس کرا کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی دین کی طرف رہنمائی فرمائی۔

علاوہ ازیں احمدیت نے تمام دنیا میں اشاعتِ اسلام کا ڈنکا بجا دیا ہے اسلام کے لئے قربانیوں کے مواقع فراہم کئے۔ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور اپنی اصلاح کے بیشمار مواقع مہیّا کر دئے احمدیت نے بڑی عمر کے لوگوں، عورتوں، نوجوانوں، بچوں اور بچیوں کی مختلف تنظیموں یعنی انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ میں تقسیم فرما کر دینی امور سے شغف پیدا کر کے اسلامی ماحول پیدا کر دیا۔ اس سے سارے کا سارا معاشرہ جادۂ راست پر گامزن ہو گیا۔ آج ساری دنیا میں سوائے جماعتِ احمدیہ کے کوئی جماعت نہیں جو تبلیغِ اسلام کا کام کر رہی ہو۔ احمدیت کے پروانوں نے غیر ممالک میں مشن قائم کئے۔ مساجد تعمیر کیں اور قرآنِ مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع فرمائے غرضیکہ دنیا میں نورِ خدا کے پھیلانے میں احمدیت نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

پس یہ وہ امور ہیں جن کی وجہ سے ہم احمدیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت کرتے ہیں۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
تو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
مصطفےٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

(معین الدین عباسی رام سوامی۔ کراچی)

۲

انسان جس چیز سے محبت کرتا ہے وہ اس چیز کو منفرد سمجھتا ہے گویا اس سارے دنیا میں کوئی اور نہ ہو۔ احمدیت محبت کے قابل ہے کہ نہیں؟ اس کے جواب سے آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ احمدیت کیا منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

میں احمدیت سے کیوں محبت کرتا ہوں اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ احمدیت جس مذہب کو پیش کرتی ہے یعنی اسلام اس سے بہتر دنیا میں اور کوئی مذہب موجود نہیں ہے۔

اسلام دنیا کو ... امن و امان اور اطمینان و سکون سے رہنے کی مکمل ضمانت دیتا ہے۔ جو اس کے سایہ تلے آئے وہ اسے شادان و فرحان اور تمام دوسروں سے بہتر زندگی عطا کرتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ احمدیت کا بانی و موسس وہ عظیم الشان انسان ہے جو مجدد اعظمؑ اور مسیحِ موعودؑ ہے

اور چوتھی وجہ اس سے محبت کرنے کی یہ ہے کہ یہ وہ جماعت ہے جو اسلام جیسے عظیم الشان مذہب کو دنیا میں پھیلانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اس صورت میں ہر اس شخص کو احمدیت سے فطرتی طور پر محبت ہونی چاہیئے جو اسلام سے محبت کا دعویدار ہے کیونکہ آج اسلام کی جتنی خدمت احمدیت کر رہی ہے اور دوسرا مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں کر رہا۔

اور پھر احمدیت ہی وہ جماعت ہے جو یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ جو احمدیت کو قبول کر لیتا ہے وہ ملہم ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے، احمدیت کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ثبوت میں بہت سے نشانات دنیا کو دکھائے لیکن کوئی اور جماعت اس قسم کا دعویٰ نہیں کر سکتی اور اگر وہ دعویٰ کرتی ہے تو ثبوت میں کوئی نشان پیش نہیں کر سکتی۔

(سیّد ساجد احمد ـــــ حافظ آباد)

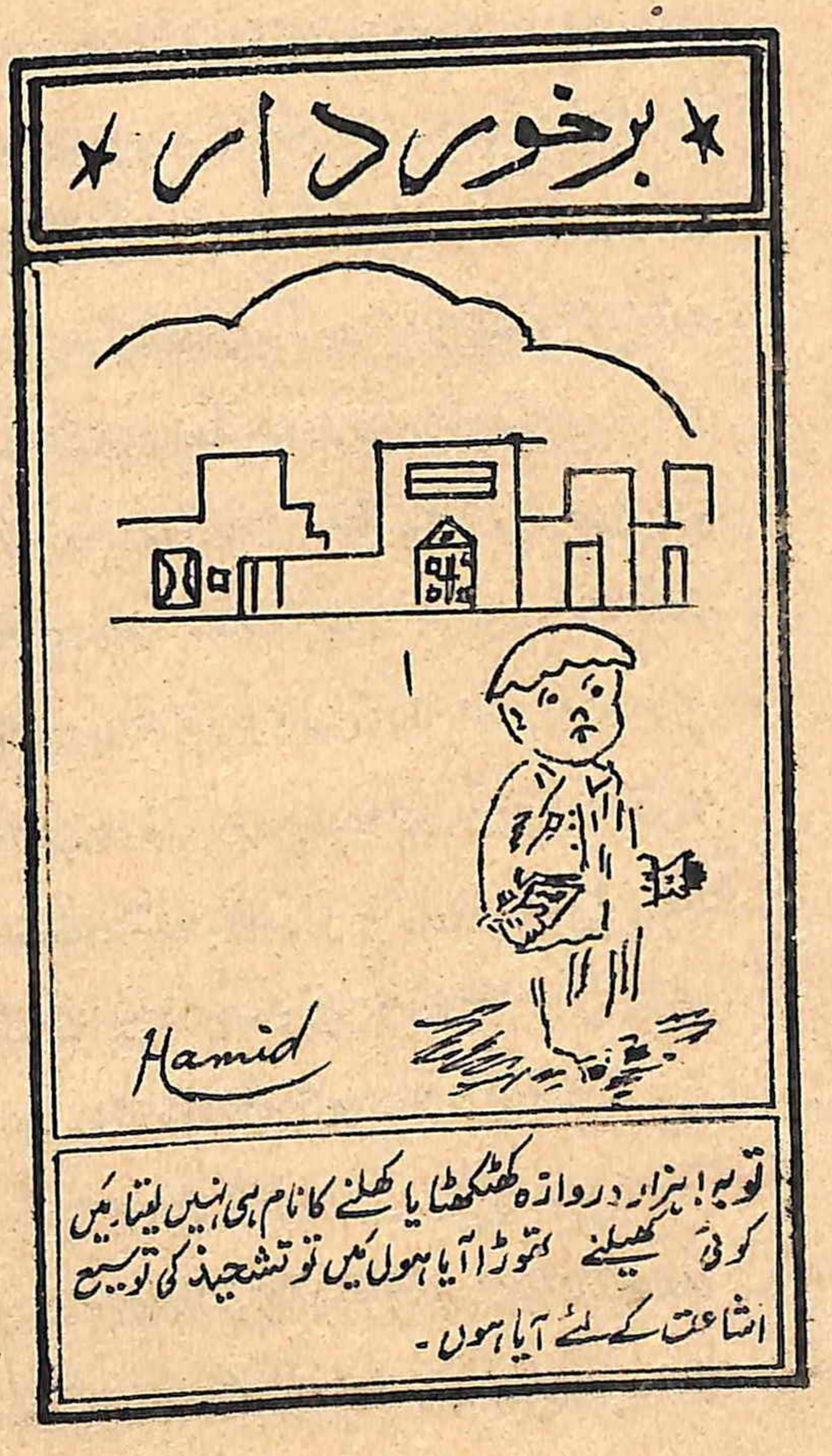
برخوردار
Hamid
تو یہ! ہزار دروازہ کھٹکھٹایا کھلنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ میں کوئی کھیلنے تھوڑا آیا ہوں میں تو تشحیذ کی توسیع اشاعت کے لئے آیا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکار چیزوں کا استعمال

ہماری دنیا میں دراصل کوئی ایسی چیز نہیں جسے بیکار سمجھ کر پھینک دیا جائے۔ ہم محض اپنی بے علمی کے باعث کئی قیمتی چیزیں ضائع کر دیتے ہیں لیکن مہذب اور ترقی یافتہ ملکوں میں ایسی تمام ناکارہ اور فضول سی چیزوں کو کام میں لا کر دولت حاصل کی جاتی ہے۔

گوبر اور کوڑا کرکٹ ہماری قیمتی کھاد ہے لیکن ہم اسے اٹھا کر یونہی گلی میں پھینک دیتے ہیں۔ گھروں کا گرد و غبار ہوا کی ضروری غذا ہے۔ اگر ہوا میں گرد و غبار نہ ہو تو بارش کبھی نہ ہو۔ ہوا کی یہی کثافتیں ہم تک بارش پہنچاتی ہیں۔ بارش کے ہر ایک قطرہ میں گرد کا صاف ستھرا حصہ ضرور موجود ہوتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے سائنسدان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ وہ گندگی اور کوڑے کرکٹ کو کس طرح صحیح جگہ ٹھکانے لگا کر ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کرے۔ سائنس کا اصول یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔ ہر ایک مادہ ہر پھر کر اپنی اصلی صورت اختیار کر لیتا ہے لیکن اس بات کے لئے اسے ہزاروں صورتیں اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ ہم ہر روز چونے، لوہے اور ہڈیوں کے نمک اپنی نالیوں میں بہا دیتے ہیں لیکن یہی نمک ہزاروں سالوں کے بعد انسان کو مچھلی کی ہڈیوں کی صورت میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ تو بہت دُور کی باتیں ہیں اِس لئے ہمارے سائنسدان اس تجربے میں مصروف ہیں کہ ان قیمتی نمکوں سے کس طرح فوراً فائدہ حاصل کر لیا جائے اور انہیں فوراً کام میں لے آیا جائے۔

پہلے پہل انسان کئی دھاتوں کو فضول جان کر انہیں ضائع کر دیا کرتے تھے۔ ٹنگسٹن (TUNGSTEN) ایک کچی دھات تھی اور اسے انسان آج سے تین سو سال پہلے اپنے کسی کام میں نہ لاتا تھا لیکن ۱۷۸۰ء میں جب اس دھات کو کیمیاوی عمل سے بجلی کے بلب بنانے کے کام میں لایا گیا تو دنیا اس کی اہمیت دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اسی طرح پہلے پہل ایلومینیم کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن جس وقت ہوائی جہاز اس دھات سے بننے شروع ہو گئے تو اس کی قدر و قیمت بہت بڑھ گئی۔

آج سے پچاس سال پہلے فالتو پھل ضائع ہو جایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے تھے لیکن اب ہم اپنے تمام فالتو پھل ڈبوں میں محفوظ رکھ سکتے ہیں اور انہیں کافی فائدہ پر بیچ دیتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ سائنس والوں نے یہ محسوس کیا تھا کہ غلّے اُگانے والے ملکوں میں ہر سال چالیس کروڑ پونڈ کی مالیت کا بھوسہ ضائع ہو جاتا ہے۔ انہوں نے متواتر تجربوں کے بعد اس فالتو بھوسے سے کئی کیمیاوی اجزاء حاصل کر لئے۔ اور اس طرح بھوسے کو ضائع ہونے سے بچا لیا۔ بعض سائنسدانوں نے بھوسے سے کپڑا تیار کر لیا۔ اس کے علاوہ کئی سائنسدانوں نے لکڑی کے بڑے بڑے ٹکڑوں کے اندر بھوسہ کی تہ جما لی۔ بھوسہ بھرنے سے لکڑی کے تختوں سے آواز باہر نہیں جا سکتی۔ ایسے تختوں سے کارخانوں، دکانوں اور دوسری کاروباری جگہوں پر ایسے کمرے تیار کئے جاتے ہیں جس کے اندر بیرونی غل غپاڑے کی کوئی آواز نہیں پہنچ سکتی۔ اب اِس بات کے تجربے جاری ہیں کہ بھوسے کو کھانے کے قابل بنا لیا جائے اور اس طرح اسے ضائع ہونے سے بچا لیا جائے۔

گھروں کے کوڑے دانوں سے بھی ترقی یافتہ ملک کافی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا برمنگھم میں گھریلو کوڑے دانوں کے کوڑے کرکٹ کی چھان بین کی گئی تھی۔ تم یہ سُن کر حیران رہ جاؤ گے کہ اسی کوڑے کرکٹ سے دس تولے سونا۔ چھ سیر چاندی۔ سات ٹن پیتل۔ ڈیڑھ ٹن تانبا۔ ایک ٹن سیسہ۔ دو ٹن ایلومینیم اور دو ٹن جست حاصل ہوا ان تمام چیزوں کی قیمت تیس ہزار روپیہ نکلی۔ اس وقت سائنس دان کے سامنے سب سے پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ بیکار چیزوں سے کس طرح تھوڑی سے لاگت پر قیمتی اجزاء حاصل کر لیا جایا کریں۔

آج تک یورپ اور امریکہ میں گندے نالوں کے پانی سے سینکڑوں قیمتی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان گندے نالوں میں تمام شہر کا پانی پڑتا جاتا ہے اور انہیں شہر سے باہر کسی دریا وغیرہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ہم ہر روز اپنے گھروں میں برتن صاف کر کے بچی کھچی چکناہٹ نالی میں بہا دیتے ہیں۔ لیکن اِن ملکوں میں اس چکناہٹ سے موم بتیاں اور گریز تیار کی جاتی ہیں۔ انہی گندے نالوں میں آنے والی مٹی سے نہایت خوبصورت چمکدار ٹائیلیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور اس طرح بیکار مٹی اور بچی کھچی چیزوں سے کافی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ترقی یافتہ ملکوں میں پھٹے پُرانے اور بوسیدہ چیتھڑوں سے بہت کام لئے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں ان کپڑوں سے ایک نیا کپڑا تیار کر لیا جاتا ہے۔ اِن ملکوں میں گھریلو کوڑے کرکٹ سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کے بعد باقی فضلے جلا کر اس سے سڑکیں بنانے کی زرد زرد اینٹیں تیار کر لی جاتی ہیں۔ اِن ملکوں میں گھریلو کوڑا کرکٹ ایک بہت بڑی مشین میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ مشین مختلف کوڑوں کو خود بخود علیحدہ کرتی جاتی ہے۔ یہ کوڑے کرکٹ سے سب سے پہلے گرد و غبار اور مٹی نکال دیتی ہے۔ اِس مٹی کو بڑی بڑی لاریوں پر لاد کر دلدلی جگہوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر خوب صورت سڑکیں تیار کر لی جاتی ہیں۔ اب صاف ستھرا کوڑا ایک اور مشین میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ مشین دھاتوں کو علیحدہ کرتی جاتی ہے اِس طریقہ سے کئی دفعہ فوجی تمغے اور قیمتی زیور صحیح و سالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوڑے سے نکالے گئے ہیں۔ اس کے بعد دھاتوں کو بیچ دیا جاتا ہے اور اس طرح گھریلو کوڑے دانوں کی تمام گندگی ٹھکانے لگا دی جاتی ہے۔ اگر اس کوڑے کی طرف توجہ نہ دی جاتی تو اس سے سینکڑوں مہلک بیماریاں پھیلنے کا ڈر رہتا۔ لیکن انسان نے سائنس کی امداد سے اس کوڑے سے فائدہ حاصل کرنے کے علاوہ اسے کئی مفید کاموں پر صرف کر لیا۔ یہ بھی سائنس کا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔

نقطوں کا کھیل

ملک مبارک احمد
ربوہ

ایک سے لے کر ۲۱ تک کے ہندسوں کو ملائیں پھر بتائیں کہ کیا بنتا ہے۔

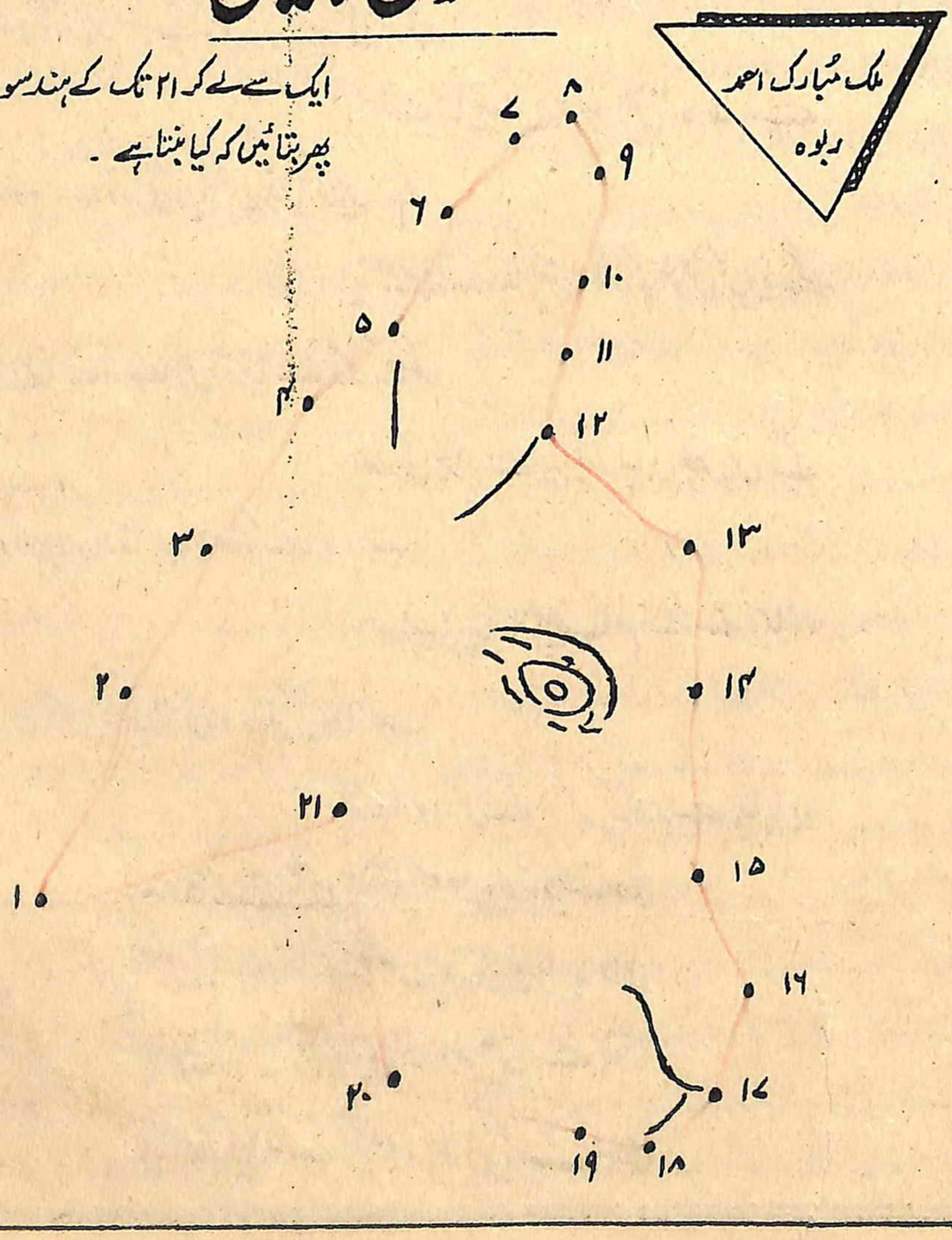

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرے حضور مولا میری یہ اک دُعا ہے

یہ نظم میرے نانا جان سیّد اقبال حسین شاہ صاحب بی۔اے۔بی ٹی نے کہی تھی۔
(سیّدہ راحت تنویر ۱۱ سلیمان سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

تیرے حضور مولا میری یہ اِک دُعا ہے
پُوری ضرور کرنا عاجز کی التجا ہے

اسلام کو ہو غلبہ اور دین کی ترقی
بعثتِ ثانیہ کی جو غرض و مدعا ہے

اسلام کے فدائی جانیں فدا کریں گے
یہ مصطفےٰؐ کے عاشق اللہ کو خوش کریں گے

دنیا میں رہ رہے ہیں دُنیا سے دُور رہ کر
اللہ کی جزا سے یہ جھولیاں بھریں گے

اسلام ہو گا غالب اللہ نے خود بتایا
احمد میرا پیارا پیغام لے کے آیا!!

قربان اس پہ جاؤں وہ نُور تھا سراپا
دُنیا کو اُس نے آ کر پُرنُور ہے بنایا!!

اے کاش مَیں بھی ہوتا اِس نور کا منادی
فضلِ عظیم ہوتا خوش ہوتا میرا ہادی
قسمت کہاں تھی میری خدّام میں سے ہوتا
کہتا خدایا تُو نے بگڑی ہوئی بنا دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

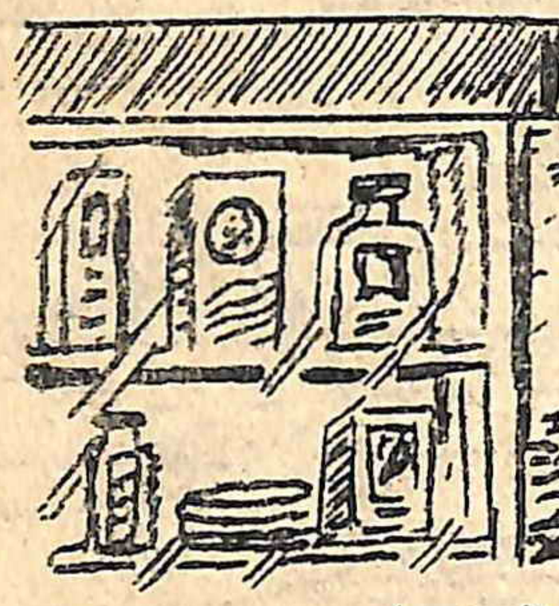

دواؤں سے بچو!

(مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر - لاہور)

بیماری سے بچنے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بعض باتوں پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان باتوں میں صفائی، ورزش، مناسب غذا وغیرہ کئی چیزیں شامل ہیں مگر اس وقت میں آپ کو صرف ایک ضروری اور نہایت ہی ضروری بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ "پیارے بچو! دواؤں سے بچو!"

دوا اگرچہ ہمارے لئے رحمت ہے مگر اسی قسم کی رحمت جیسے استاد کا ڈنڈا۔ استاد جو سزا دیتا ہے اگرچہ اس کا مقصد شاگردوں کی اصلاح ہوتا ہے لیکن وہ طالب علم یقیناً خوش قسمت ہیں جن کی اصلاح بغیر ڈنڈے کے ہو جاتی ہے۔ بیمار آدمی کے لئے دوا ضروری ہے لیکن کیا ہی اچھا ہے کہ نہ انسان بیمار ہو نہ دوا کی ضرورت پڑے۔ اس طرح دوا سے بچنے کے لئے تو صحت قائم رکھنے کے تمام اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

آجکل بعض لوگ بے تحاشا رات دن دوائیں استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ کوئی دوا استعمال کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان دواؤں کے اثر کی وجہ سے اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر تمباکو نوشی، چائے کی عادت، پان کھانے کی عادت اور ایسے ٹوتھ پیسٹ اور منجن استعمال کرنا جن میں کئی قسم کی دوائیں ملی ہوئی ہوتی ہیں اکثر لوگوں کا روزانہ کا معمول ہے۔

تمباکو۔ چائے۔ پان کا چونہ وغیرہ تمام دوائیں ہیں اور ہر دوا انسان کے جسم پر اثر کرتی ہے یعنی اگر بیمار کو صحیح دوا دی جائے تو وہ صحت یاب ہو جاتا ہے لیکن اگر صحت مند آدمی یونہی کوئی دوا استعمال کرنا شروع کر دے تو بیمار ہو جائے گا مگر خود بخود بہت کم لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں۔ ہاں جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھ جاتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ باتیں بڑوں کے کسی اخبار میں شائع کروانے کی بجائے آپ کے "تشحیذ" کے واسطے اس لئے لکھ رہا ہوں کہ بڑوں کو جن چیزوں کی عادت پڑ چکی ہے وہ باوجود سمجھنے کے بھی اسے چھوڑ نہیں سکتے یا چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن آپ کے لئے یہ موقع ہے کہ ابھی سے ان باتوں کو سمجھ جائیں اور زندگی بھر ان مضر صحت چیزوں کی عادت سے بچے رہیں اور دوسروں کی بھی اس معاملہ میں رہنمائی کریں۔ شاید آپ کے کہنے سے آپ کے بزرگوں میں سے بھی بعض کو احساس پیدا ہو اور وہ ان نقصان دہ چیزوں کا استعمال ترک کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

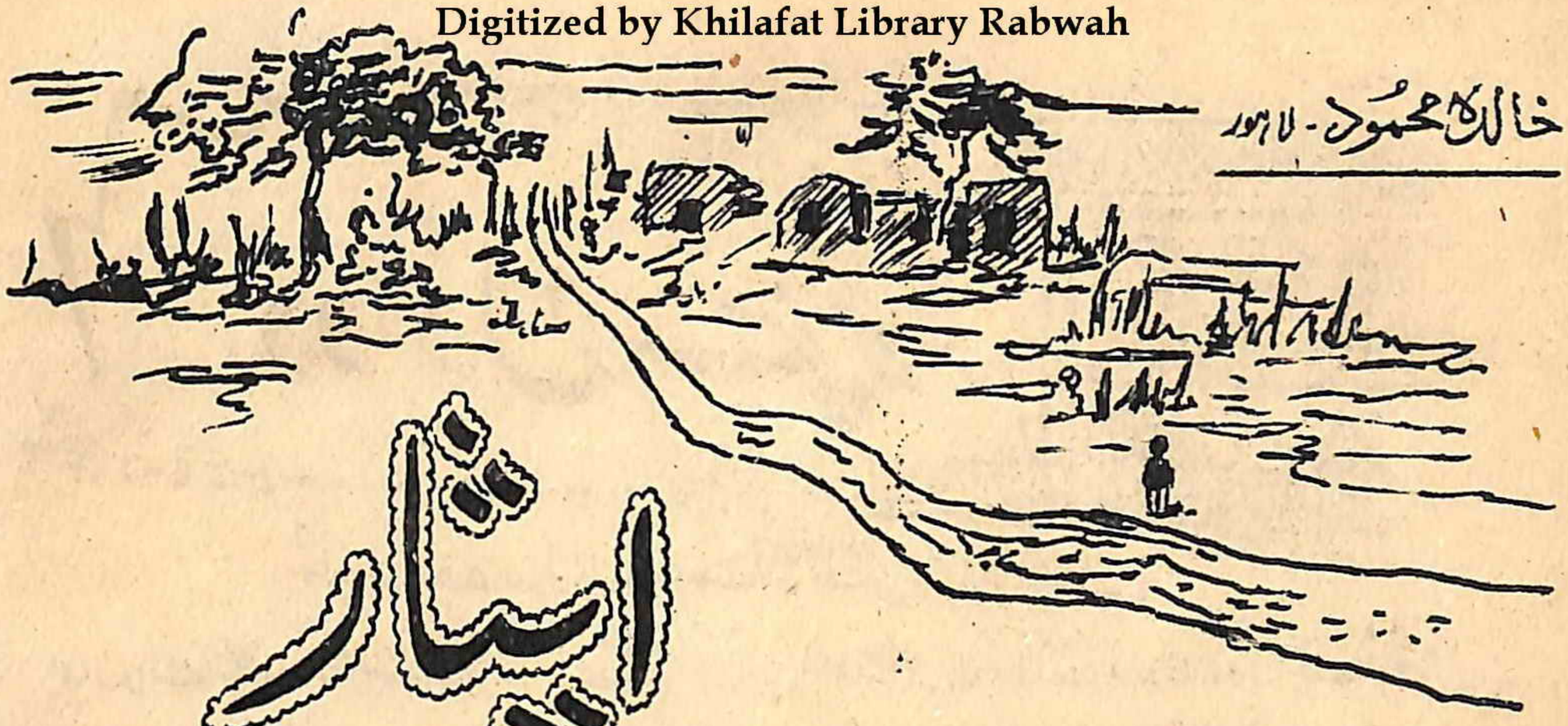

ایثار

خالد محمود - لاہور

آج امجد کا نتیجہ نکل آیا تھا اور وہ پانچویں جماعت میں دوم آیا تھا اور اس کا دوست اطہر سوم۔

سڑک پر دھوپ بہت تیز تھی وہ سڑک کا راستہ چھوڑ کر کھیتوں کی طرف مڑ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کل سے اس کی پڑھائی ختم ہو جائے گی اور اسے شیخ کے ہاں سودا سلف لانے کا کام کرنا پڑے گا کیونکہ اس کی والدہ کی یہی مرضی تھی ان میں اب اتنی استطاعت نہ تھی کہ اس کی تعلیم کا خرچ اٹھا سکتیں۔ اور اب تو چھٹی کلاس میں ہونے کی وجہ سے اس کو فیس بھی دینی ہوتی ـــــ اس کے اور بھی چھوٹے چھوٹے بہن بھائی تھے۔ وہ چونکہ سب سے بڑا تھا اس لئے اس کی والدہ نے فیصلہ کیا کہ امجد کہیں نوکر ہو جائے تو باقی بچے بآسانی پانچویں تک پڑھ سکتے ہیں۔

شیخ کا خیال آتے ہی اس کی نظروں میں شیخ کی شکل گھوم گئی۔ سرخ و سفید چہرہ۔ مولی سی توند والا یہ شخص نہ جانے اتنا امیر کیوں ہے۔

اماں تو کہتی ہیں کہ پڑھ لکھ کر انسان امیر ہو جاتا ہے مگر یہ شیخ تو اتنے سوال بھی حل نہیں کر سکتا جتنے میں کر سکتا ہوں۔ اور نئے سکوں کا حساب کرنے کے لئے تو ہر دفعہ مجھے ہی بلاتا ہے۔ اس کے معصوم ذہن میں طرح طرح کے خیال آ رہے تھے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی "ننھی منھی کہانیوں" کی کتاب کی طرف دیکھا جو اسے آج ہی دوم آنے پر انعام ملی تھی۔ اس نے سوچا اگر اس کتاب کی بجائے اسے کچھ رقم نقدی کے طور پر مل جاتی تو فیس داخلہ ہی جمع کرا دیتا۔ اور ہاں! اگر شیخ مان جائے تو وہ سکول سے واپس آ کر بھی اس کا سودا سلف لا سکتا ہے۔

مگر سوال تو یہ ہے کہ فیس داخلہ کہاں سے آئے اور اس کی ماں کے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ کیا میں کبھی بھی نہ پڑھ سکوں گا اس نے دکھ سے سوچا۔

وہ انہیں خیالات میں گم آہستہ آہستہ جا رہا تھا کہ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دئے۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کا دیرینہ دوست اطہر تھا اس نے ہاتھ میں کتابوں کا پلندہ پکڑا ہوا تھا اور وہ بے انتہا خوش تھا۔

دیکھو!" امجد میں نے کتابیں خرید لی ہیں۔ چلو اب گورنمنٹ سکول جا کر داخلہ جمع کروا آئیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں؟ اطہر میں نے آج سے پڑھائی چھوڑ دی ہے کیونکہ میرے پاس نہ کتابیں خریدنے کے لئے رقم ہے نہ ہی فیس داخلہ جمع کروانے کے لئے۔"

"تو یہ کتابیں اور فیس داخلہ تم لے لو۔"

"اور تم کیا کرو گے؟"

"میرے پاس میرے بھائی کی بھی کتابیں ہیں۔" اس نے کہا۔

"کتابیں دیکھ کر امجد کا شوق پھر عود کر آیا جسے اُس نے بڑی مشکل سے دبایا تھا۔"

"اچھا! میں اپنی والدہ سے پوچھ لوں۔"

امجد دروازے کے باہر کھڑا رہا اور اطہر کتابیں لے کر اندر چلا گیا کافی دیر تک امجد باہر کھڑا رہا۔ اندر سے غصے اور التجا کی ملی جلی آوازیں آ رہی تھیں۔ شاید اسکی والدہ اس بات کے حق میں نہ تھیں۔ امجد جب باہر آیا تو اس کی والدہ بھی ساتھ تھیں۔ انہوں نے اطہر سے کہا "اطہر بیٹا تم پرانی کتابیں امجد کو دیدو نئی خود رکھ لو۔

اطہر فوراً بولا "پرانی کتابوں پر نشانات وغیرہ لگے ہوئے ہیں اس لئے مجھے پڑھنے میں آسانی ہوگی۔"

اُس نے جواب دیا۔

آخر کافی ردّوکد کے بعد امجد کی والدہ کتابیں رکھنے پر راضی ہوگئیں۔ امجد نے اطہر کو گلے لگا لیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔

اب امجد تیز تیز قدموں سے گھر جا رہا تھا۔ جانے اُس نے کس جذبے کے تحت کتابیں اور فیس داخلہ اطہر کو دیدیا تھا۔ اب اسے یہ ڈر تھا کہ کہیں ابا جان غصے نہ ہوں انہوں نے اپنے افسر سے دس روپے پیشگی لے کر اس کی کتابوں اور فیس داخلہ کا انتظام کیا تھا۔ اب کیا ہوگا۔ ابّا ضرور مجھے کہیں گے کہ جاؤ کتابیں واپس لے کر آؤ تو پھر وہ امجد سے کیسے کتابیں واپس مانگے گا۔ کاش! دینے سے پہلے اُس کے دماغ میں یہ خیال آیا ہوتا۔

لیکن میں اگر امجد کو کتابیں نہ دیتا تو وہ بے چارہ کیا کرتا۔ اُس کے ابّو تو اِس دنیا میں نہیں ہیں اور وہ کیسے اپنے افسر سے روپے پیشگی لے سکتے ہیں۔

وہ ڈرتا ڈرتا گھر میں داخل ہوا۔ گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔ اور اس کے بہن بھائی ابھی اسکول سے واپس نہیں لوٹے تھے۔ اماں باورچی خانہ میں تھیں۔

وہ مزید پریشانی سے بچنے کے لئے گھر سے نکل آیا اور نانی اماں کے گھر کی طرف چلا گیا۔ ہمیشہ جب اُسے پریشانی یا فکر ہوتا تو وہ نانی اماں کے گھر چلا جاتا نانی اماں کیسے پیار سے اُس کا سر گود میں رکھ کہانیاں سُناتیں۔ جب خالد بن ولید اور محمد بن قاسم کی کہانیاں سُناتیں تو وہ چپکے چپکے دل میں سوچتا کہ وہ بھی بڑا ہو کر اتنا بہادر بنے گا۔ اور جب نانی اماں کہانی کے اختتام پر اپنے مخصوص لہجے میں کہتیں "کیوں بھئی آ گئی نا سمجھ میں" تو وہ جلدی سے اپنا بڑا سا گول مٹول سر ہلا دیتا۔

دروازے پر بڑا سا قفل لٹکا دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ نانی اماں گھر نہیں ہیں وہ وہیں بیٹھ گیا وہ نہیں جانتا تھا کہ شام کو کیا ہوگا؟ شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھیلنے لگا تو وہ ایک دم چونک پڑا نانی اماں خراماں خراماں آرہی تھیں۔ وہ انہیں جلدی سے سلام کر کے جانے لگا۔ کیونکہ دیر سے گھر پہنچنے پر بھی پٹ جانے کا خوف تھا۔ نانی اماں اسے آوازیں ہی دیتی رہ گئیں۔

گھر میں سب لوگ کھانے پر اُس کے منتظر تھے۔ آج اس کا دل پسند کھانا پکا ہوا تھا مگر اُس نے اِس بات کی طرف توجہ ہی نہیں دی ـــــ کھانا کھا کر سب بہن بھائی صحن میں ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ بھی اپنا غم بھول گیا اور خوب دل کھول کر ہنسنے لگا۔ اس کے ابّا نے اسے آواز دی اس کی ہنسی وہیں رُک گئی۔ دل ہی دل میں دعائیں مانگتا ہوا وہ کمرے میں داخل ہوا۔

داخلہ مل گیا؟ انہوں نے مختصراً کہا۔

نہیں داخلہ کل ملے گا اس نے یونہی کہہ دیا۔

اچھا تو بسم اللہ کر کے نئی کتابیں شروع کر دو۔

وہ اچھا کہہ کر چلا آیا۔

اُس کی ماں نے جو یوں اُسے کرسی پر گم سُم بیٹھے دیکھا تو پوچھا اطہر کیا بات ہے؟ کیا نئی کتابوں کی سمجھ نہیں آتی۔ لاؤ مَیں تمہاری مدد کروں۔"

ماں کے شفقت بھرے لہجے سے اُس کے رُکے ہوئے آنسو سیلاب کی طرح اُمڈ پڑے۔ ماں حیران تھی۔ وہ زار و قطار رو رہا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح بتائے کہ وہ کتابیں امجد کو دے آیا ہے۔

سب اس کے کمرے میں جمع ہو گئے۔ اُس کے ابّو نے بھی اُسے چُپ کرانے کی کوشش کی مگر اس کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ آخر اس کے ابّو نے کچھ سوچ کر پوچھا "کیا تمہاری کتابیں گم ہو گئی ہیں؟" "ابّا آپ ماریں گے تو نہیں اُس نے روتے ہوئے پوچھا۔"

"اچھا! ہم نہیں ماریں گے مگر بتاؤ گم کیسے ہو گئیں۔

نہیں! نہیں! امجد کے پاس کتابیں نہیں تھیں مَیں کتابیں اور فیس داخلہ اسے دے آیا ہوں۔ اُس کے ابّو فہیں ہیں۔ اس کے ابّو کا کوئی افسر نہیں ہے وہ بے تکان بولے چلا جا رہا تھا۔

اوہو! اب اس کے ابّو کی سمجھ میں بات آئی۔ مگر اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ چلو اٹھو منہ دھو لو ناحق سب کو پریشان کیا۔ اور تم نے بہت اچھا کام کیا جو کسی غریب کی آڑے وقت مدد کی۔

ایک دم اس کا سارا بوجھ اُتر کر اسے بحد سکون محسوس ہوا۔ اس کے آنسو تھم گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو رہا تھا۔

اور صبح کو اُس کے ابّا اسے اور اس کے دوست امجد دونوں کو سکول داخل کروانے کے لئے لے جا رہے تھے۔

مسکراہٹیں (بقیہ صفحہ ۳۰)

باپ:- خدا جانے میری گھڑی کو کیا ہو گیا ہے۔ ٹھیک وقت نہیں دیتی۔ گھڑی ساز کو دوں گا کہ صاف کر دے۔

بیٹا:- ابا جان صفائی کی ضرورت نہیں۔ کل مَیں نے اسے غسل خانے میں پورا ایک گھنٹہ دھویا اور پانی میں رکھا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرمی

گرمی زوروں پر آئی ہے
بے تابی کے دِن لائی ہے
سُورج نے اپنی شدّت سے
دُنیا پر آفت ڈھائی ہے
اب ہر گھر میں چائے کی جا
برف اور سوڈا نے پائی ہے
انسانوں اور حیوانوں پر
گویا اِک آفت چھائی ہے
گرمی کی شدّت نے مارا
یہ چرچا اب ہر جائی ہے
بیشک گرمی سے تنگ آیا
مونسؔ کا ہر ایک بھائی ہے

(محمد ہادی مونسؔ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خوش قسمت پاکستانی بیلچہ

یہ ایک چمکدار تاریخی پاکستانی بیلچہ ہے اس بیلچے سے بڑے بڑے آدمی گورنر ہاؤس میں درخت لگا چکے ہیں۔ ان سب کے ناموں کی نقرئی پلیٹیں بیلچے پر لگا دی گئی ہیں۔ یہ بیلچہ کوہ مری کے گورنر ہاؤس میں رکھا ہوا ہے۔

گورنر ہاؤس میں ہفتہ شجر کاری ۱۹۶۳ء جو ۲ اگست سے ۸ اگست تک منایا گیا اس میں اس دفعہ جزائر شرق الہند کا درخت لگایا گیا۔ گورنر صاحب نے گڑھے میں پودہ رکھا بیلچے سے مٹی ڈالی اور فوارے سے پانی دیا۔

اوّل۔ سب سے پہلے اس بیلچہ سے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے ۱۸ شوال ۱۳۷۹ھ کو آم کا درخت لگایا۔

دوم اس کے بعد ملکہ الزبتھ کے ہاتھ میں جانے کا اس بیلچہ کو شرف حاصل ہوا۔ ملکہ الزبتھ برطانیہ نے ۱۳۔ فروری ۱۹۶۱ء کو ایک اور آم کا درخت لگایا اسی دن صدر پاکستان محمد ایوب خاں صاحب اور ڈیوک آف اڈنبرا (ملکہ برطانیہ کے شوہر) نے بھی اس بیلچہ سے درخت لگائے۔

سوم۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء کو نیپال کے شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا نے درخت لگائے۔

چہارم۔ اگلے سال بہار میں ملایا کے حکمران ٹنکو سید پترا ابن المرحوم سید حسن جمال الجمال اللیل (یہ ایک ہی نام ہے) نے اس بیلچہ سے درخت لگائے۔

پنجم:۔

پھر ان کے بعد "تھائی لینڈ کے بادشاہ" "بھومیپول ایدلیادج" نے اور ان کی..... ملکہ "سریکیت" کے.... ہاتھوں نے اس بیلچہ کی مدد سے نیا درخت لگایا۔

ششم:۔

جولائی ۱۹۶۲ء میں فلپائن کے صدر "میگا پیگل" لاہور میں تشریف آور ہوئے تو انہوں نے بھی ایک درخت کاشت کیا۔

ہفتم:۔

نومبر ۱۹۶۲ء میں جرمنی کے صدر "ڈاکٹر ہنرک لبکے" نے اس بیلچے سے درخت لگایا۔

ان تمام شخصیتوں کے ناموں کی پلیٹوں سے بیلچے کا دستہ بھر گیا ہے۔ اب آخری پلیٹ گورنر صاحب کے نام کی لگنے کے بعد دستے میں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ پھر شاید اور نیا بیلچہ استعمال ہونا شروع ہوگا۔

(عبدالرب عزت
انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ
ربوہ۔ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا صبور احمد حیدرآباد۔ سندھ

بچّو! آج سے کچھ عرصہ قبل ہماری اِس دُنیا میں ایک شہر آباد تھا "رشوت نگر"۔ اس شہر کے لوگ بڑے رشوت خور تھے۔ بات بات پر رشوت لینا ان کی عادت بن چکی تھی۔ بادشاہِ وقت عوام کی اس رشوت خوری سے بہت تنگ آیا ہوا تھا۔ اس نے انہیں بہت سمجھایا کہ بھائیو! رشوت لینا بہت بڑا جُرم ہے۔ کیا قرآن اور کیا انجیل، کیا بائبل اور کیا گیتا ـــــ ہر مذہب کی کتاب نے اسے قابلِ نفرت قرار دیا ہے۔ لہٰذا میری مانو اور رشوت لینا اور دینا چھوڑ دو ـــــ مگر رعایا پر بادشاہ کی ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوتا ـــــ وہ انہیں ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے۔

تنگ آکر بادشاہ نے پورے شہر میں یہ قانون نافذ کر دیا کہ رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو گولی سے اُڑا دیا جائے ـــــ پورے پانچ سال تک یہ قانون نافذ رہا۔ اور مزے کی بات یہ کہ اس عرصے میں ایک شخص بھی رشوت لیتا یا دیتا ہوا نہیں پکڑا گیا۔

وجہ ـــــ؟ وجہ یہ کہ پکڑنے والے خود بھی رشوت خور تھے ـــــ اور آخر کار راجہ نے عوام کو رشوت لینے اور دینے کی پوری پوری آزادی دیدی۔ ان کا خیال تھا کہ بقول غالب درد جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو خود بخود دوا بن جاتا ہے۔

مہاراجہ کا یہ اعلان سُنتے ہی "رشوت نگر" کے عوام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ لوگوں نے خوب جشن منایا۔ پورے شہر میں چراغاں کیا گیا اور مختصر یہ کہ راجہ کے اس اعلان کا پورے جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اور پھر شہر میں رشوت خوری کا وہ بازار گرم ہوا کہ توبہ ہی بھلی ـــــ بادشاہ کو ہر روز رشوت سے متعلق عجیب و غریب خبریں ملتیں وہ انہیں خاموشی سے سُنتا اور ہنس کر ٹال دیتا ـــــ

اور رفتہ رفتہ یہ حال ہو گیا کہ "رشوت نگر" میں کوئی کام بھی رشوت کے بغیر نہ ہوتا۔

مثال کے طور پر جب غریب خاں اپنے لڑکے مسکین خاں کو اسکول میں داخل کروانے کے لئے گئے تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا "ٹھیک ہے ہم آپ کے لڑکے کو اپنے اسکول میں داخل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پہلے "معاملہ" طے کر لیجئے ـــــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غریب خاں:۔ "معاملہ"؟ اجی صاحب معاملے کی کیا بات ہے میرا لڑکا بڑا ذہین اور عقلمند ہے۔ سَو تک گنتی جانتا ہے اور پھر انتہائی فرمانبردار بھی ہے۔

ہیڈ ماسٹر:۔ وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمارے نذرانے کیلئے آپ نے کیا سوچا ہے۔

غریب خاں:۔ "نذرانہ" گویا کہ آپ بھی نذرانہ طلب کرتے ہیں۔

ہیڈ ماسٹر:۔ کیوں نہیں جب رشوت نگر میں معاف کیجئے نذرانہ چل رہا ہے تو ہم نے کیا قصور کیا ہے۔

غریب خاں:۔ مگر حضور میں تو غریب خاں ہوں۔

ہیڈ ماسٹر:۔ تو پھر آپ کے لڑکے کے لئے ہمارے اسکول میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

غریب خاں:۔ لیکن جناب.....

ہیڈ ماسٹر:۔ جائیے صاحب سر نہ کھائیے آپ جیسے جانے کتنے یہاں آتے ہیں۔

ڈاکیا:۔ امیر صاحب یہ آپ کا تار آیا ہے۔

امیر خاں:۔ تو لائیے دے دیجئے۔

ڈاکیا:۔ واہ صاحب! ایسے ہی دے دیں اجی تار ہے تار کوئی معمولی خط نہیں ہے ——

امیر خاں:۔ لیکن تار پہنچانا تو تمہارا فرض ہے۔

ڈاکیا:۔ آج کل اپنا فرض کون ادا کر رہا ہے جو ہم کریں۔

امیر خاں:۔ آخر تم چاہتے کیا ہو ——؟

ڈاکیا:۔ وہی جو "رشوت نگر" میں ہر شخص چاہتا ہے۔ یعنی "نذرانہ"۔

امیر خاں:۔ اور اگر ہم نذرانہ نہ دیں تو ——؟

ڈاکیا:۔ تو یہ تار آپ کو قیامت تک نہیں مل سکتا۔

اُستاد:۔ لڑکو! یہ پانچ سوال جو بورڈ پر لکھے ہوئے ہیں گھر سے حل کر کے لانا سمجھ گئے نا ——؟

ایک لڑکا:۔ جی ہاں صاحب! سمجھ بھی گئے اور سوال بھی حل کر لائیں گے لیکن ——

استاد:۔ لیکن کیا ——

ایک لڑکا:۔ لیکن یہ کہ پہلے ہمارا نذرانہ ہمیں دیدیں ——!

استاد:۔ کیا مطلب؟

ایک لڑکا:۔ مطلب یہ کہ جب تک آپ سوال کرنے کا نذرانہ سب لڑکوں میں تقسیم نہیں کریں گے۔ ایک لڑکا بھی یہ سوال حل کر کے نہیں لائے گا۔

اور اسی طرح ایک ٹکٹ بابو نے ٹکٹ دینے سے پہلے نذرانہ کا مطالبہ کیا اور جب تک اسے ایک معقول رقم نہیں پیش کی گئی اُس نے ٹکٹ نہیں دئے۔

ایک انجن ڈرائیور نے جان بوجھ کر گاڑی روک لی اور اس وقت تک روکے رکھا جب تک مسافروں سے نذرانہ نہ وصول کر لیا۔

ایک بس کنڈیکٹر نے مسافروں کو اس وقت تک بس پر نہیں چڑھنے دیا جب تک اُن سے نذرانے کی رقم وصول نہ کر لی۔

دفتر کے ایک چپراسی نے اپنے افسر کو اس وقت تک پانی نہیں پلایا جب تک اس سے نذرانے کے پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ وصول کر لئے۔

ایک راہگیر نے ایک مریض کو ہسپتال کا راستہ بتانے سے پہلے دس روپے بطور نذرانہ حاصل کئے۔

مہاراجہ رشوت ستانی کے یہ عجیب و غریب قصے سُنتے اور محظوظ ہوتے وہ عموماً رات کے وقت اپنی رعیت کا حال معلوم کرنے نکلتے اور اس طرح کے دلچسپ مکالمے سُن کر خوب قہقہے لگاتے۔

"کیوں صاحب آپ کی گھڑی میں کیا بجا ہے"

"جناب پہلے نذرانہ پیش کیجئے پھر وقت بتائیں گے"

"کیوں صاحب آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیے"

"لیکن بیٹھنے کا نذرانہ کیا ہوگا ——— ؟"

"لیجئے صاحب یہ پان کھائیے"

"کھائیں گے لیکن پہلے نذرانہ تو دے دیجئے"

"آپ اس طرح کیوں بیٹھے ہیں سیدھے ہو کر آرام سے بیٹھئے نا"

"لیکن آرام سے بیٹھنے کا نذرانہ کیا ہوگا"

وقت گزرتا گیا اور مہاراجہ ایسے مکالموں سے اس قدر مانوس ہو گیا کہ انہیں نہ اِن پر رونا آتا نہ غصہ۔ لیکن ایک رات انہوں نے ایک ایسا دلدوز منظر دیکھا کہ اسے دیکھ کر وہ تھرا گیا۔ ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

چودھویں کے چاند کی روشنی میں انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت سڑک کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے اس کی گود میں ایک دودھ پیتا بچہ ہے جو بلک بلک کر اپنی ماں کی چھاتی کی طرف اپنا منہ لے جانے کی کوشش کر رہا ہے معلوم ہوتا ہے اسے بہت بھوک لگی ہے۔ لیکن اس کی ماں اپنے ہاتھ سے اس کے مُنہ کو پرے لے جاتے ہوئے کہہ رہی تھی "برخوردار! اب محض رونے یا چیخنے سے دودھ نہیں ملے گا پہلے نذرانہ نکالو!!!!!" مہاراجہ آخر انسان تھے یہ منظر دیکھ کر دہل گئے اور ان کے منہ سے بے اختیار نکلا "یا خدا اگر میری قوم اتنی ذلیل اور پست ہو گئی ہے تو بہتر ہے تو اسے فوراً ہی تباہ و برباد کر دے۔

خدا جانے مہاراجہ نے یہ دعا کونسے لمحے میں مانگی تھی کہ قبول ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ اسی رات ایک ایسا خوفناک زلزلہ آیا کہ "رشوت نگر" کا ذلیل شہر تباہ و برباد ہو گیا ——— تمت بالخیر ———

(مرکزی خیال ماخوذ)

ذرا دماغ لڑاؤ

(۱)

ایک جگہ پر لیٹی لیٹی دلّی کو چھو جائے
سارے اسکی چھاتی کوٹیں وہ غصہ نہ کھائے

(۲)

ایک احاطے میں آٹھ کوارٹر ساتھ ساتھ بنے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی کا کوارٹر ایک طرف سے پانچواں ہے تو بتاؤ دوسری طرف سے اُس کا کوارٹر کونسا ہوگا۔

جواب :-

۱۔ ریلوے لائن ۲۔ چوتھا کوارٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ
مرزا نصیر احمد۔ ربوہ

برفانی دیو

راکٹ کے موجودہ دور میں جبکہ علم سائنس اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے اور انسان چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے۔ اب بھی بعض عناصر ایسے ہیں جو اس کے لئے دردِ سر کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے ایک شمالی سمندروں میں بہتے ہوئے آئس برگ (Ice Berg) ہیں۔ جن سے بسا اوقات اسے اپنے تئیں بچانا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ بے بسی کے عالم میں تلاطم خیز سمندری لہروں کا نوالہ بن جاتا ہے۔

آئس برگ ہمیشہ سے ملاحوں کا "خاموش دشمن" کہلاتے آئے ہیں اور ریڈیو اور راڈر جیسی ایجادات کے دور میں اب بھی برف کے یہ دیو قامت تودے جہازوں کے لئے سمندر میں عظیم خطرات کا باعث ہیں۔ آئس برگ کا صرف آٹھواں حصہ پانی کے اوپر رہتا ہے اور باقی سات حصے پانی کے اندر۔ اور اس کے نوکدار کنارے پانی کے اندر کافی دور تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جن سے کہ اگر کوئی بدقسمت جہاز جا ٹکرائے تو اس کے پیندے میں سوراخ کر دیتے ہیں۔ آئس برگ سے ٹکرا کر بہت سے جہاز اسی طرح سمندر کی تہہ میں غرق ہو چکے ہیں۔

ماہِ مارچ اور اگست کے دوران تو شمالی اوقیانوس کے سمندر خاص طور پر نہایت خطرناک ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ یہ برفانی دیو تاکتب شمالی کے منجمد سمندروں سے کٹ کر الگ ہو جاتے ہیں اور جنوبی سمندروں میں بہنا شروع کر دیتے ہیں ان میں سے کچھ تو دور سے دیکھنے پر ایک بہت بڑا قلعہ معلوم ہوتے ہیں جس کے اندر سے بلند مخروطی مینار دور سے نظر آ رہے ہوں اور بعض اتنے بڑے ہوتے ہیں جیسے کسی پہاڑ کی بلند چوٹی۔ اور کبھی تو اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان کی لمبائی بیس بیس میل تک چلی جاتی ہے۔ ان کے اس قدر بڑے حجم کے پگھلنے کے لئے مہینے درکار ہوتے ہیں۔ باقاعدہ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ گرم پانی کی زد میں آ کر پگھلنے سے پیشتر وہ دو ہزار میل سے زائد سفر طے کر چکے ہوتے ہیں اور ان کے اس طویل سفر کے دوران، اگر خاص احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جائیں، وہ سمندر کے ان حصوں میں سفر کرنے والے جہاز حتی الوسع جنوب کی طرف رہیں اور اس تدبیر پر آجتک عمل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ "کیونارڈ" کمپنی کے جہازران سو سال پیشتر شمالی سمندروں میں ایسے راستے اختیار کرتے تھے جو پہلے راستوں کی نسبت ذرا جنوب کی طرف واقع تھے اور اس طرح وہ کسی حد تک آئس برگ سے ٹکرانے کے خطرہ سے محفوظ رہتے تھے۔ بعد میں دوسری جہازران کمپنیوں نے بھی اس بات پر اتفاق کر لیا کہ سال کے دوران ایام میں آئس برگ کا زیادہ خطرہ ہو، شمالی اوقیانوس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام سمندری سفروں کے لئے جنوبی راستے ہی اختیار کئے جائیں۔ اس کے باوجود بعض مزید حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ایک خاص قسم کے جہازوں کو سمندر میں متعین کر دیا جاتا ہے جو سمندر میں مسافر یا تجارتی جہازوں کے لئے محفوظ راستوں کا تعین کرتے جاتے ہیں۔ اس کا طریق کار یوں ہے کہ جب بھی ان "پہرہ داروں" کو کوئی آئس برگ نظر پڑتا ہے تو یہ قریبی سفر کرنیوالے جہاز کو ریڈیائی پیغام کے ذریعہ خطرے کا سگنل دے دیتے ہیں ساتھ ہی یہ آئس برگ کی حرکات کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور ان کا ایک نقشہ تیار کرتے جاتے ہیں جس کی اطلاع جہاز رانوں کو بذریعہ وائرلیس ارسال کرتے ہیں۔

یہاں آکر ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آیا یہ تودے کسی قسم کے دھماکوں وغیرہ سے تباہ نہیں کئے جا سکتے چنانچہ بعض چھوٹے چھوٹے تودے تو اسی طرح ختم کر دئے جاتے ہیں مگر جو بہت بڑے ہوتے ہیں ان کا انسداد اس طریقہ سے ناممکن ہے۔ خواہ کتنا ہی بڑا دھماکہ کیوں نہ استعمال کیا جائے۔ البتہ ایک تسلی بخش علاج ان کا یہ ہو سکتا ہے کہ ان کو گرم علاقہ کے پانی کی طرف دھکیل دیا جائے جہاں وہ پگھل جائیں اور اس دوران تمام سفری جہازوں کو متنبہ کر دیا جائے تاکہ وہ محفوظ رہ سکیں۔

اس کام کے لئے بین الاقوامی سطح پہ ایک گشتی دستہ منظم کیا گیا ہے جس کا نام

International Ice Patrol

(بین الاقوامی برفانی گشتی دستہ) ہے۔

دراصل اس کام کا امریکہ کی متحدہ ریاستوں نے سنہ ۱۹۱۳ء میں آغاز کیا تھا اور سنہ ۱۹۱۴ء میں تمام ان ممالک نے جو شمالی سمندروں کے ان راستوں کو اپنے جہازوں کے لئے استعمال کرتے تھے اس کام میں امریکہ کی ریاستوں کا تعاون کرنے پر ایک معاہدہ کر لیا۔ گو اس گشتی دستہ میں برف کے خلاف استعمال ہونے والے تمام جہاز امریکہ کی بحریہ کے ہیں مگر اخراجات میں بقیہ ممالک بھی برابر کے شریک ہیں۔

آئس برگوں کے خلاف مہم میں اس گشتی دستے نے اب تک قابلِ رشک کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔

گو جنگِ عظیم میں اس کا کام معطل رہا مگر جب سے یہ معرضِ وجود میں آیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک ایک جہاز کو بھی آئس برگ کے ساتھ ٹکرا کر ڈوب جانے کا حادثہ پیش نہیں آیا۔ (باقی)

بھائی جان کی ڈاک

(بقیہ صفحہ ۳۸)

پسند اپنی اپنی

بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مئی کا تشحیذ ملا بہت پسند آیا۔ خاص طور پر "ہم کو خدا نے حکم دیا ہے" اور عبدالہادی صاحب کی لکھی ہوئی نظم "بھٹکتے مسافر کو رستہ بتاؤ" بہت ہی پسند آئیں۔ "سو میل کا پیدل سفر" اور "حج بیت اللہ شریف" دونوں مضمون اچھے ہیں۔ ان سب کا میری طرف سے شکریہ۔

(عبدالحمید کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

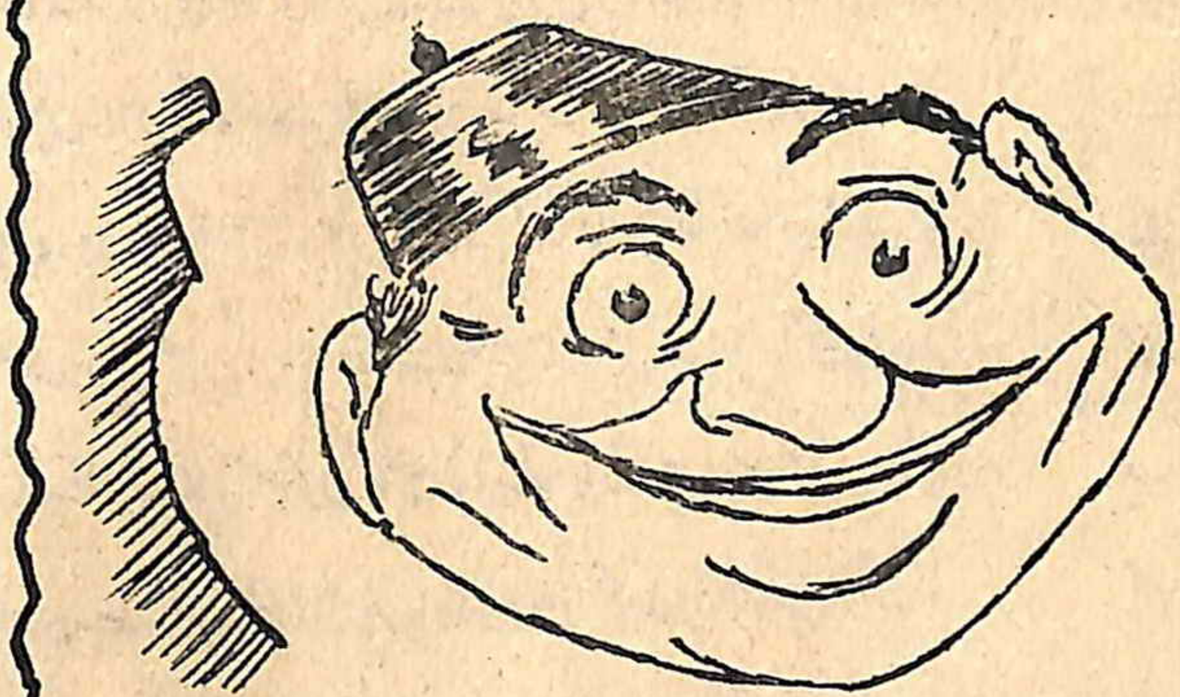

مُسکراہٹیں

خالدہ پروین شوکت

چک نمبر ۱۴۵/۱۰۰-R جہانیہ منڈی ملتان

حمید :- مجھے رات کو ہر روز خواب آتا ہے کہ میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے۔

جمیل :- تو تم جوتا پہن کر کیوں نہیں سوتے۔

فقیر :- چار پیسے کا سوال ہے بابا۔

لڑکا :- میں تو شروع ہی سے حساب میں کمزور رہوں۔

اُستاد :- سر کی جمع کیا ہے ؟

لڑکا :- سُسر جناب !

ایم۔ محمود منٹگمری

استاد (شاگرد سے) تمہیں نہ انگریزی آتی ہے نہ اردو اور نہ ہی حساب۔ آخر تمہیں آتا کیا ہے ؟

شاگرد :- جناب کو دیکھ کر پسینہ آتا ہے۔

زید (بکر سے) کیوں بھئی تمہارا گھر تیار ہو گیا ؟

بکر :- جی چھت تو بن گئی ہے صرف دیواریں بنانا باقی ہیں۔ (امۃ المجید منیرہ۔ ربوہ)

باپ (بیٹے سے) تم دھوپ میں کیوں دوڑ رہے ہو ؟

بیٹا :- میں دوڑ دھوپ کر رہا ہوں۔

استاد (شاگرد سے) شور کوٹ کیوں مشہور ہے ؟

شاگرد :- اس لئے کہ وہاں لوگ کوٹ پہن کر شور کرتے ہیں۔

استاد (شاگرد سے) کسی دودھ دینے والے جانور کا نام بتائیے۔

شاگرد :- جناب۔ حلوائی

استاد (شاگرد سے) کیوں بھئی ! تمباکو اور کوئلہ کہاں پایا جاتا ہے ؟

شاگرد :- جناب ! میرے دادا جان کے حُقّے میں۔

(باقی صـ۲۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استاد (شاگرد کو مہمان نوازی کا سبق دیتے ہوئے)

"کیوں بھئی مشتاق۔ اگر تمہارے پاس صرف ایک سیب ہو اور تمہارے ہاں مہمان آجائیں تو تم کیا کروگے؟

مشتاق:۔ جناب میں سیب سنبھال کر رکھ دوں گا۔ جب مہمان چلے جائیں گے تو کھالوں گا۔

ننھا (دعا مانگتے ہوئے) اے خدا! جاپان پاکستان کا دارالحکومت بن جائے۔

ماں (حیرانگی سے) کیوں بیٹا۔ یہ کیا؟

ننھا:۔ آج امتحان کے پرچہ میں میں یہی لکھ کر آیا ہوں۔

لڑکا:۔ دادا جان! آپ کے منہ میں دانت نہیں ہیں۔

دادا:۔ ہاں بیٹا! دانت کب سے گر چکے۔ اب تو سوائے دال دلیے کے کوئی چیز نہیں کھا سکتا۔

لڑکا:۔ تو یہ رکھیئے میرے اخروٹ۔ میں کل آپ سے لے لوں گا۔

استاد (شاگرد سے) میں تمہیں اس لئے مارتا ہوں کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اس سے ظاہر ہے کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے؟

شاگرد:۔ تو مجھے بھی آپ سے بے حد محبت ہے مگر میں چھوٹا ہوں اور اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔

ایک بڑھیا:۔ (جو اپنی گٹھڑی کندھے پر رکھے لاٹھی ٹیکتی ہوئی سٹیشن پر پہنچی۔ گارڈ سے) کیوں بیٹا! یہی گاڑی ملتان جائے گی؟

گارڈ:۔ ہاں مائی۔

بڑھیا:۔ اور راستے میں اس کی کہیں ٹکر تو نہیں ہو جائے گی؟

گارڈ:۔ مائی! تمہیں ٹکر کی کیوں فکر ہو گئی؟

بڑھیا:۔ اے بچہ! میرے پاس یہ کچھ انڈے ہیں۔ بچی کے بیٹا پیدا ہوا ہے اس کے پاس لے جانے ہیں۔ ڈرتی ہوں کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔

مالک (نوکر سے) تم نے خطوں کو ڈاک میں ڈالنے سے پہلے ان پر ٹکٹ لگا لئے تھے یا نہیں؟

نوکر:۔ اجی! ان پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت ہی نہ رہی۔

مالک (حیران ہو کر) وہ کیسے؟

نوکر:۔ جناب! میں نے اس وقت خطوط ڈالے جب کوئی بابو نہیں دیکھ رہا تھا۔

استاد:۔ گرم علاقوں میں کیا چیز بہت کثرت سے پائی جاتی ہے۔

شاگرد:۔ گرمی!

مالک (نوکر سے) تم تو کہتے تھے آج چھٹی لے کر گاؤں جا رہے ہو؟

نوکر:۔ حضور! میں بھول گیا تھا کہ آج تنخواہ ملنے کا دن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بھائی جان"

دُنیائے احمدیّت کی خبریں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

گذشتہ ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت نسبتاً اچھی رہی۔ حضور وقفے وقفے سے شام کے وقت سیر کے لئے تشریف لے جاتے رہے اور اس طرح بہت سے دوستوں کو حضور کی زیارت کا موقعہ ملا۔ نیز حضور نے بعض احباب کو شرفِ ملاقات بھی بخشا۔ احمدی بچّوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

ربوہ میں یومِ والدین کی تقریب

۲۳ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام یومِ والدین منایا گیا۔ اس روز نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں جلسہ منعقد ہوا جس میں ربوہ کے انصار، خدام اور اطفال ہزارہا کی تعداد میں بڑے ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیع احمد صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ احمدی والدین کا فرض ہے کہ وہ دینی تعلیم کو اپنے بچّوں کی دنیوی تعلیم پر مقدم رکھیں۔ یعنی جس طرح ہم اپنے بچّوں کو سکولوں کالجوں میں پڑھاتے ہیں اور انکی تعلیمی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی دینی تعلیم کا بھی خیال رکھیں اور ان کی نگرانی کریں کہ وہ عام تعلیم کے ساتھ قرآن حدیث اور سنّت کے مسائل سے بھی واقفیت حاصل کریں تا وہ سچّے مسلمان بن سکیں اور سلسلہ کے سچّے جاں نثار!!

محترم ملک عمر علی احمد صاحب کی وفات

محترم جناب ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک نہایت مخلص مخیّر اور دیندار خادم تھے مؤرخہ ۱۰ مئی کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ جماعتِ ہائے احمدیہ ضلع ملتان کے امیر اور نگران بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ آپ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد تھے۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں نوجوانی کے عالم میں آپ نے احمدیت قبول کی اور پھر ساری عمر سلسلہ کے فدائی رہے۔ آپ بہت سے اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے جن میں سے خدمتِ دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نمایاں وصف تھا لیکن ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ جلد درجہ منکسر المزاج تھے۔ باوجود بہت بڑا زمیندار اور رئیس ہونے کے سلسلہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ خادم کے ساتھ ایسی محبت اور خلوص سے ملتے کہ جیسے اپنے سگے بھائی سے مل رہے ہوں آپ کی یہ خوبی ہمارے دلوں پر ہمیشہ نقش رہے گی۔ آپ موصی تھے جنازہ ملتان سے ربوہ لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی اقتداء میں ہزارہا احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپکی اولاد کو آپ کے اخلاق کا وارث بنائے۔ آمین۔

خدام سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب

۲۸۔ اپریل مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے علمِ انعامی حاصل کرنے کی خوشی میں ایک تقریب کا انعقاد کیا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں خدام سے خطاب فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو عظیم الشان اصلاح کا کام کیا ہے اس میں پوری جدّوجہد اور مسلسل دعاؤں کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا کام بلاشبہ بہت کٹھن بڑا مشکل اور بے انتہاء وسیع ہے اور بظاہر ناممکن نظر آتا ہے لیکن اگر ہم شبانہ روز محنت اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کو اپنا شعار بنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ذریعہ ہی اسلام کو دنیا میں غالب نہ کرے۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک آزاد ملک ہے۔ یہاں لمبے عرصہ سے تبلیغِ اسلام کی مہم جاری ہے۔ آج کل مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سیرالیون کے انچارج مبلغ ہیں ـــــ آمدہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ یہاں باقاعدگی سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر ہوتی ہیں۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت کی جارہی ہے اور مبلغین تبلیغی و تربیتی سفر بھی اختیار کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں عرصہ زیر رپورٹ میں چودہ افراد خدا

ربوہ میں یوم خلافت کی تقریب

مؤرخہ ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتوں میں یوم خلافت بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ ۲۷ مئی وہ مبارک دن ہے جبکہ خدائی منشاء کے ماتحت سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا بابرکت سلسلہ جاری ہوا اور حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل منتخب ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی تکمیل کا آغاز ہوا۔ چنانچہ امسال بھی یوم خلافت پر عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے۔ سب سے بڑا اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوا جس میں اہالیانِ ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمائی علمائے سلسلہ نے اس موقعہ پر خلافت کی اہمیّت اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی اور نصیحت کی کہ ہمیں اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے اور نئی نسل کو خلافت کی اہمیت عظمت اور برکت سے آگاہ کرتے رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فضل سے اسلام قبول کر کے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ الحمد للہ۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک صاحبزادے مکرم مرزا حنیف احمد صاحب بھی سیرالیون میں مقیم ہیں اور احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

امریکہ آج کی دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور آزاد سلطنت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں بھی جماعتِ احمدیہ تبلیغِ اسلام کے کام میں بڑی تندہی سے مصروف ہے پاکستانی احمدی مبلغین امریکہ کے اکناف و اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مکرم سید جواد علی صاحب مشن کے سیکرٹری ہیں ان کی آمدہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ امریکہ میں یونیورسٹیوں کے پروفیسر صاحبان اور طلباء کو خوب تبلیغ کی جاتی ہے۔ انہیں انگریزی۔ فرانسیسی اور مختلف زبانوں میں لٹریچر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح گرجاؤں میں جا کر عیسائیوں کو تبلیغ ہوتی ہے اسی طرح انفرادی ملاقاتیں اور تقسیم لٹریچر کے ذرائع اس کے علاوہ ہیں۔

مجاہدِ اسلام کی روانگی

۱۳۔ مئی کو مجاہدِ اسلام مکرم مولوی روشن دین صاحب تبلیغِ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں کی تعداد میں اہلِ ربوہ نے آپکو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

مبلغِ جرمنی کی آمد

۲۳۔ مئی کو مبلغِ اسلام مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی تین سال تک مغربی جرمنی میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مرکزِ سلسلہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ ریلوے اسٹیشن پر احباب نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر اپنے جذباتِ مسرّت کا اظہار کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جس وقت ہندوستان میں مغل خاندان کی حکومت تھی اس وقت ہندوستان میں اناج کی قیمت مندرجہ ذیل تھی:۔

نمک	ایک پیسہ میں	نو سیر
مکھن	" "	ساڑھے چودہ چھٹانک
کھانڈ	" "	ساڑھے چار چھٹانک
جَو	" "	ساڑھے تین سیر
چنے کی دال	" "	تین سیر
گُڑ	" "	اٹھارہ چھٹانک
گیہوں	" "	دو سیر

(ملک مبارک احمد دہم سی۔ ربوہ)

مجالس الطفال الاحمدیہ کی خبریں

دارالنصر غربی ربوہ میں تربیتی کلاس و یوم والدین

نوٹ :- مجالس الطفال الاحمدیہ کے عمل کے لئے آسان پروگرام اس رپورٹ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سب مجالس اس کی تقلید کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم الطفال)

تربیتی کلاس

مورخہ ۵/۴/۶۴ کو بعد نماز مغرب تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔ افتتاح حلقہ کے مربی اطفال مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی سابق مبلغ مسقط نے فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی صاحب موصوف نے تربیتی کلاس کی اہمیت اور غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

کلاس کو پڑھانے کے لئے زعیم صاحب حلقہ نے چار استادوں کو مقرر فرمایا تاکہ وہ ہر روز بچوں کو پڑھایا کریں۔ ایک مکرم بشیر احمد صاحب نائب زعیم حلقہ اور دوسرے مکرم مولوی روشن دین صاحب مربی اطفال الاحمدیہ اور تیسرے مکرم مقبول احمد صاحب ناصر معتمد حلقہ اور چوتھے خاکسار خود ہمارے سپرد علی الترتیب ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور ان تینوں امتحانات کے عملی حصہ کا کورس کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پندرہ یوم تک یہ تربیتی کلاس جاری رہی اور اطفال کو کافی حد تک ان امتحانات کا کورس یاد کروا دیا گیا۔

مورخہ ۱۹/۴/۶۴ کو مکرم مبارک احمد صاحب خالد زعیم حلقہ کی زیر صدارت اس کلاس کا اختتامی اجلاس ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم محمد اقبال نے کی اس کے بعد زعیم صاحب نے اطفال و خدام اور انصار حضرات سے جو کہ اس اجلاس میں شریک ہوئے تھے اس تربیتی کلاس کے فوائد بیان کئے آپ نے فرمایا موجودہ زمانہ میں اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ تربیتی کلاسیں اور تعلیمی کلاسیں جاری کی جائیں اور نونہالوں اور نوجوانوں کے علمی ذوق کو بڑھایا جائے اور ان کو صحیح عقائد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم سے واقف کرایا جائے تاکہ وہ غلط عقائد اور سلسلہ کے خلاف باتوں کا جواب دے سکیں۔ اس لئے کوشش کریں کہ آئندہ بھی ایسی تربیتی کلاس جاری کی جائے۔ آخر میں چاروں پڑھانیوالوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر اطفال کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے اس پروگرام کو کامیاب بنایا اور دین کی باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکھیں۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کلاس کا اثر یہ ہوا کہ والدین نے بچوں کو زیادہ سے زیادہ مسجد میں بھیجنا شروع کیا۔ اور خود بھی مجلس کے کاموں میں حصہ لینے لگے۔

اجتماع

اطفال کی تربیتی کلاس کے بعد دو روزہ اجتماع کا پروگرام بنایا گیا۔ اس اجتماع کا افتتاح مؤرخہ ۲۰/۴/۶۴ مکرم بشیر احمد صاحب نذیر نائب زعیم حلقہ نے کیا۔ اس اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا اور اس کے بعد نائب زعیم صاحب نے اطفال کو اجتماع کی غرض و غائت بتائی اور پروگرام سے مطلع کیا۔

علمی مقابلہ جات

پھر علمی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں تلاوتِ قرآن پاک کا مقابلہ۔ نظم کا مقابلہ۔ اذان دینے کا مقابلہ تقریری مقابلہ۔ پیغام رسانی کا مقابلہ۔ بیت بازی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

ورزشی مقابلہ جات

دوسرے دن ۲۱/۴/۶۴ کو ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں فٹ بال۔ کبڈی۔ دوڑوں کے مقابلے ہوئے اجتماع میں اطفال نے خاصی دلچسپی لی اور سارے اطفال شامل ہوتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

یوم والدین

مورخہ ۲۲/۴/۶۴ کو بعد نماز مغرب مسجد حلقہ میں یوم والدین کی تقریب کا انتظام کیا گیا۔ اطفال اور خدام اور حلقہ کے بزرگوں نے بھی شرکت کی۔ زعیم صاحب حلقہ کی درخواست پر مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس مقامی کے عہدیداران نے بھی اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ کارروائی مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ مقصود احمد نے تلاوت کی اس کے بعد ناظم صاحب اطفال الاحمدیہ ربوہ نے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور اسکے بعد مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقف زندگی مربی حلقہ نے حاضرین کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب شاد نے بچوں کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر مکرم مبارک احمد صاحب ساقد زعیم حلقہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام احباب کو پڑھ کر سنایا جو کہ آپ نے ان کی خواہش پر اس تقریب کے لئے دیا تھا۔ جس سے احباب حلقہ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ پھر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے اجتماع میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی ٹیمز کو اور اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔ اطفال میں سے مندرجہ ذیل اطفال نے نمایاں پوزیشن حاصل کی اور انعامات حاصل کئے۔ مسرور احمد۔ محمد اقبال۔ محمد انور محمد اسلم۔ محمد عارف۔ مبشر احمد طارق۔ منور احمد۔ خالد نواز۔ مبشر احمد منیر۔ منیر احمد۔ مقصود احمد۔ اس کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب صدر جلسہ نے احباب سے خطاب فرمایا اور اطفال سے سوالات بھی کئے۔ آپ نے یوم والدین کی اہمیت اور غرض و غایت کو واضح کیا اور والدین کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی اور اطفال و خدام سے تعاون کی اپیل کی۔ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

آخر میں زعیم صاحب حلقہ نے مہمانوں کا، مقررین کا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(محمد لطیف منتظم اطفال الاحمدیہ حلقہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

لائلپور میں اطفال کی تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۶۴ء بمطابق ۲۵۔ شہادت ۱۳۴۳ھ ش بروز ہفتہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی ایک تربیتی کلاس مسجد احمدیہ لائلپور میں منائی گئی۔

پہلا اجلاس صبح مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی سلسلہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم عبدالباسط صاحب نے کی۔ اطفال الاحمدیہ کا عہد خاکسار نے دہرایا۔ بعد ازاں مربی صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ اس اجلاس میں ۷۵ اطفال شریک ہوئے۔ افتتاحی کارروائی کے بعد تمام اطفال کو ایم سی ہائی سکول کی گراؤنڈ میں پہنچایا گیا جہاں پر کھیلیں ہوئیں۔ اس کے بعد تمام اطفال کو مسجد میں لایا گیا۔ اطفال کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ اور مقابلہ اشعار کروایا۔ یہ پروگرام ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوتا رہا۔ اس کے بعد ناظم صاحب تعلیم نے تمام اطفال کا عام دینی معلومات کا امتحان لیا اس کے بعد نماز ظہر پڑھی گئی۔ نماز کے بعد تمام اطفال کو کھانا کھلایا گیا۔

بعد ازاں ہمارا علمی مقابلہ شروع ہوا جس کی صدارت شیخ عبدالقیوم صاحب نے فرمائی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ ۱۰ اطفال شامل ہوئے نظم کا مقابلہ ہوا اس میں بھی ۱۰ اطفال نے شرکت کی۔ پھر تقریری مقابلہ ہوا جس میں آٹھ اطفال نے شرکت کی۔

یہ مقابلہ جات بڑے دلچسپ تھے۔ اطفال نے خاصی تیاری کی ہوئی تھی۔

آخر میں ہمارا اختتامی پروگرام شروع ہوا جسکی صدارت مربی صاحب نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآن پاک سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ عزیزم مبشر احمد نے نظم پڑھی۔ پھر قائمقام قائد چوہدری عبدالغنی صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار کو بچوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔

آخر میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے خطاب فرمایا۔

دعا کے بعد بچوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ اور تربیتی کلاس بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(شیخ محمد اکرم

ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ

لائلپور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کا منظر

محترمی جناب بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تازہ شمارہ نظر سے گزرا۔ ٹائیٹل پر ربوہ کا منظر دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ سچ پوچھیں تو ربوہ کے جلسہ سالانہ کے مناظر اور گہما گہمی آنکھوں میں پھر گئی۔ اس ٹائیٹل نے رسالے کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی رسالے کا ٹائیٹل خوبصورت سے خوبصورت بنانے کی کوشش فرمایا کریں گے۔ آپ کا چھوٹا بھائی ---

معین الدین عباسی۔ کراچی

ایک تجویز

محترم بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مئی کا تشحیذ پیشِ نظر ہے۔ نہایت بیش قیمت معلومات افزا اور علمی مضامین پر مشتمل ہے۔ میرے خیال میں اگر نونہالانِ احمدیت اس رسالہ کا بغور اور مسلسل مطالعہ جاری رکھیں اور اس کے مندرجات کو اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں تو ان کے علم و معرفت میں اس قدر کمال پیدا ہوگا کہ کوئی دوسرا انسان ان کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس پیارے رسالہ کی اشاعت کو بڑھانے اور موجودہ تعداد سے کئی گنا زیادہ کرنے کی کوشش کریں تا ہمارا ہر احمدی بچہ اس سے مستفید و فیضیاب ہو۔ آمین۔

بھائی جان! ایک بات کا ضرور خیال رکھا کریں کہ تشحیذ میں جہاں کہیں کوئی آیت قرآنی، حدیثِ نبوی یا کوئی اور عربی عبارت درج کی جائے اس پر مکمل اعراب لگائے جائیں تاکہ چھوٹے بچے آسانی سے پڑھ سکیں۔

نذیر احمد خادم۔ چک ۱۸۶/R-۷ ضلع بہاولنگر)

پہیلیاں

مکرمی جناب بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بھائی جان! تشحیذ ملا جسے پڑھ بہت دلچسپ اور مفید پایا۔ خدا تعالیٰ اس کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

اپریل کے شمارہ میں تو پہیلیاں شائع ہوئی تھیں لیکن اس دفعہ پھر شائع نہیں ہو سکیں۔ خدا کرے خیریت ہو۔

عبدالوحید بشیر

شاہ کوٹ (ضلع سیالکوٹ)

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ الاذہان

سوال و جواب

"بھائی جان"

مبارک احمد نعیم (ربوہ)

س :- بھائی جان! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پرورش پائی تھی؟

ج :- آپ نے بادشاہِ وقت منفتاح (فرعون) کے محل میں پرورش پائی جس کا تفصیلی ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔

محمد حمید افضل (ربوہ)

س :- ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فرزند تھے؟

ج :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چار صاحبزادے تھے۔ طاہر۔ طیّب، قاسم اور ابراہیم۔ مگر یہ سب بچپن ہی میں داغِ مفارقت دے گئے۔ قاسم کے نام پر حضور کی کنیت ابوالقاسم مشہور تھی۔

طارق سلیم (کراچی)

س :- بھائی جان کوئی مضمون یا کہانی بھیجنے کے بعد انتظار کیوں شروع ہو جاتا ہے؟

ج :- یہ قدرتی بات ہے لیکن اگر کچھ دیر تک شائع نہ ہو تو پھر نئے مضمون کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

امۃ الحفیظ (جھنگ)

س :- کیا ربوہ میں بھی مچھر پائے جاتے ہیں؟

ج :- جی ہاں کثرت سے موجود ہیں۔ کیا آپ کو ضرورت ہے؟

داؤد احمد طاہر (ربوہ)

س :- دنیا میں سب سے پہلے کاغذ بنانے کا سہرا کن لوگوں کے سر ہے؟

ج :- سب سے پہلے قدیم اہلِ مصر نے دنیا کو کاغذ جیسی چیز سے روشناس کرایا۔

س :- اردو کے حروفِ ابجد کس نے بنائے ہیں؟

ج :- اُردو مختلف زبانوں مثلاً عربی۔ فارسی۔ ہندی اور ترکی سے مل کر بنی ہے اور فارسی عنصر اس میں غالب ہے۔ لہٰذا اس کے حروفِ ابجد بھی فارسی ہی ہیں۔ اب سمجھ لیجئے کہ جنہوں نے فارسی زبان کے حروفِ ابجد بنائے ہیں وہی اُردو کے حروفِ ابجد کے موجد ہیں۔

حافظ عباس علی (ربوہ)

س :- سب سے بڑا مسلمان سیاح کون تھا اور کہاں پیدا ہوا؟

ج :- ابن بطوطہ۔ طنجہ (شمالی افریقہ) میں پیدا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

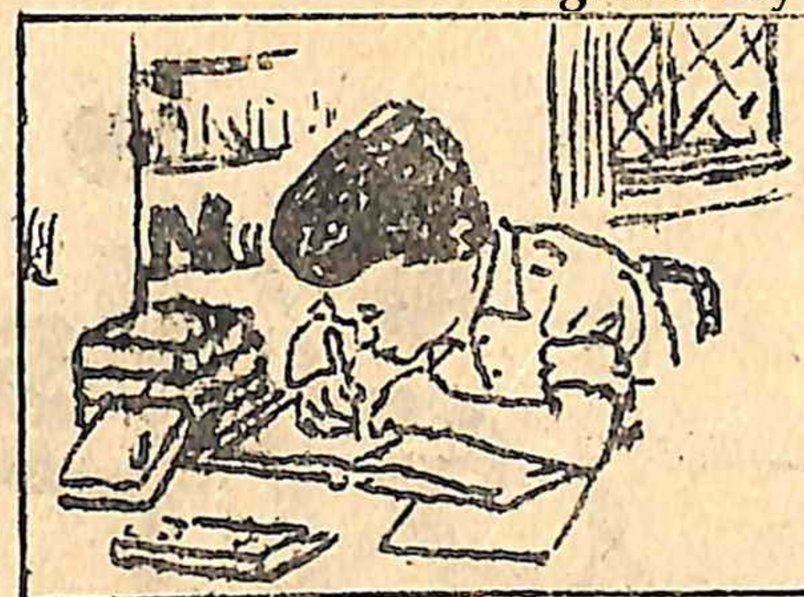

قلمی دوستی

نام :- محمد حمید افضل
تعلیم :- جماعتِ ششم
مشاغل :- نماز باجماعت - خطوط کے جوابات - تشحیذ کا مطالعہ
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نام :- نعیم اللہ طاہر
تعلیم :- پنجم کلاس جامعہ احمد
مشاغل :- تشحیذ کا مطالعہ - کتب سلسلہ کا مطالعہ - خطوط کے جوابات دینا - ورزش کرنا -
پتہ :- جامعہ احمدیہ ربوہ

نام :- عبدالحمید شاہد
تعلیم :- ....
مشغلے :- دینی کتب اور تشحیذ کا مطالعہ - خطوط کے جوابات دینا اور تشحیذ کے خریدار بنانا -
پتہ :- ڈرگ کالونی مکان ۱۸۹۶/۵ کراچی

نام :- مبارک احمد سیف
تعلیم :- دہم بی
مشاغل :- قلمی دوستی - تشحیذ اور کتب سلسلہ کا مطالعہ -
تبلیغِ اسلام کرنا -
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نام :- عبدالقدیر
تعلیم :- نہم
مشاغل :- تشحیذ اور اخبارات کا مطالعہ - نماز پڑھنا -
فٹ بال کھیلنا -
پتہ :- لیاقت ہائی سکول شیخوپورہ

نام :- محمد احمد نعیم
عمر :- ۱۳ سال
مشاغل :- کھیلنا - نماز پڑھنا - مجلس اطفال الاحمدیہ کے کاموں میں حصہ لینا - ٹکٹیں جمع کرنا -

---

نام :- لطف اللہ خاں خاکد
تعلیم :- ہفتم الف
مشاغل :- نماز باقاعدہ پڑھنا - خطوط کے جواب دینا - دینی کتب کا مطالعہ کرنا -
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah